کتاب حالات

اقوام جرائم پیشہ ملک سرکار عالی

مرتبۂ

میر ولایت حسین مددگار صدر ناظم کوتوالی انچارج صدر دفتر انتھروپامیٹری سابق

نائب صدر ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی موظف

جسکو

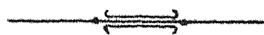
عالیجناب صدر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی نے

بعد ملاحظہ پسند فرمایا

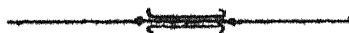
مطبوعہ شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن

بار دوم ۱۳۴۷ ف قیمت [illegible]

مندرجہ ذیل کتب اور مضامین عہدہ داران کوتوالی سے مدد لی گئی ہے



(۱) کرمنل کلاسس ان بمبئی پریزیڈنسی	مرتبہ	مسٹر کنڈی انسپکٹر جنرل پولیس ملک بمبئی
(۲) ایضاً " ان مدراس پریزیڈنسی	"	کرنل کتروپ و مسٹر علی اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس مدراس
(۳) حالات اقوام جرائم پیشہ	"	مولوی مسعود علی صاحب بی - اے
(۴) نولٹس	"	مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی
(۵) نوٹس	"	عہدہ داران کوتوالی اضلاع سرکار عالی
(۶) لکچرس	"	مسٹر گیر صاحب مددگار ناظم کوتوالی ملک متوسط ہند
(۷) کرمنل ٹریبس آف انڈیا	"	مسٹر پاپاراؤ نائیڈ و مدراس پولیس



فہرست اسمائے اقوام جرائم پیشہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

یوں تو حالات اقوام جرائم پیشہ جن کا وجود ملک ہندوستان کے مختلف ممالک میں پایا جاتا ہے بہت سارے ممتاز عہدہ داران اپنے وسیع تجربہ اور معلومات کے لحاظ سے بزبان انگریزی قلمبند کئے ہیں۔ مگر ملک حیدرآباد دکن کے لئے جو تقریبًا بلحاظ تعداد اقوام جرائم پیشہ برٹش انڈیا کے اکثر ممالک کے مماثل ہے۔ کوئی ایسی مکمل کتاب حالات کی موجود نہیں جو موجودہ طریقہ طرز معاشرت وارتکاب جرائم۔ جرائم پیشہ کے انکشاف کے لئے زمانۂ حالیہ کی تحقیقات کے مطابق بکار آمد ہو سکے۔

مولوی مسعود علیصاحب بی۔ اے۔ اس میں شک نہیں لائق شکریہ ہیں کہ صاحب موصوف نے سنہ ۱۳۰۹ف میں ایک رسالہ موسوم بہ حالات اقوام جرائم پیشہ اُس وقت کی تحقیقات اور تجربہ کے لحاظ سے مرتب فرماکر عہدہ داران پولیس کی معلومات کیغرض سے شائع فرمایا۔ اور یقینی آج تک اُس سے مدد ملا کی۔

مگر یہ مسلمہ امر ہے کہ حالاتِ اقوام جرائم پیشہ کسی وقت میں مکمل نہیں لکھے جاسکتے۔ کیونکہ جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا ہے اور مہذب دنیا کے قابل اشخاص اپنی صنعت و حرفت میں نئی نئی ایجاد و اختراع کر رہے ہیں اقوام جرائم پیشہ بھی جو درحقیقت جرائم کے عادی ہوتے ہیں اپنی تیزی طبع سے سابقہ طریقۂ جرائم میں سہولت پیدا کرنے کے لئے جن کا علم محکمہ تفتیش جرائم کو ہوچکا ہے۔ ایسے کچھ تغیرات پیدا کرتے چلے جارہے ہیں کہ جن سے اگر سابقہ حالات کا مقابلہ کیا جائے تو اس میں بین فرق دیکھ کر تعجب ضرور ہوگا۔ اور جن اشخاص کو کہ ان کے موجودہ طرز معاشرت کی خبر نہ ہو وہ یہ ضرور کہینگے کہ یہ دو مختلف اقوام کے حالات ہیں مگر دیکھا جائے تو درحقیقت یہ وہی لوگ ثابت ہوتے رہیں جنہوں نے اکثر محکمہ جات تفتیش جرائم میں اپنے حالات مکمل طور پر لکھوادئے ہیں۔ چنانچہ خاص ملک حیدرآباد کے لئے اس کے متعلق بہت ایسے نظائر موجود ہیں جن کا مناسبت مقام کے لحاظ سے حالات اقوام جرائم پیشہ میں آگے بڑھکر صراحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور جس کے پڑھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ہر قوم جرائم پیشہ نے اپنے قدیم اور رواجی حرکات و سکنات لباس اور طریقۂ جرائم میں کیا کیا تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔

میرا اس بیان سے یہی مطلب ہے کہ اس کی بہت سخت ضرورت ہے کہ جیسے جیسے حالات اقوام جرائم پیشہ میں واقعات جدید معلوم ہوتے جائیں۔ ویسے ویسے کتاب حالات اقوام جرائم پیشہ میں وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتی رہے تو البتہ کتاب مکمل ہوسکتی ہے اور جب تک ایسا نہ ہو کوئی کتاب مکمل نہیں

کہی جا سکتی -

میں نے اس کتاب کی تالیف میں اس بات کا بہت خیال رکھا ہے کہ نہ صرف موجودہ زمانہ کے معلومات اور تجربہ کے لحاظ سے اقوام جرائم پیشہ کے حالات بتلائے جائیں بلکہ سابقہ حالات کا بھی مختصراً موقع و محل پر ذکر کیا جائے۔ اور میں عہدہ داران پولیس سے متوقع ہوں کہ اگر کسی عہدہ دار کو منجملہ حالات مندرجہ کتاب ہذا آئندہ کسی قوم جرائم پیشہ کے متعلق اگر کوئی خاص بات معلوم ہو تو وہ صدر محکمہ نظامت کو توالی اضلاع سرکار عالی کو براہ کرم اس سے مطلع کریں تاکہ یہ کتاب اور زیادہ کارآمد ثابت ہو سکے۔

ف ۔ جرائم پیشہ کی تعریف قانون مجریہ وقت میں بتلائی گئی ہے۔ کہ جرائم پیشہ قوم سے ایسی قوم یا گروہ یا فرقہ اشخاص مراد ہے جو حسب دفعہ (۳) جرائم پیشہ مشتہر کیا گیا ہو۔ الفاظ قوم یا گروہ یا فرقہ میں کوئی حصہ یا افراد کسی قوم یا گروہ یا فرقہ اشخاص کے شامل کئے جائیں گے۔ پس اس لحاظ سے اقوام جرائم پیشہ کی تقسیم یوں ہو سکتی ہے۔ اول ملکی مشتہر و غیر مشتہر۔ غیر ملکی مشتہر و غیر مشتہر۔ اس کتاب میں میں نے پہلے اُن اقوام جرائم پیشہ کے حالات لکھے ہیں جو علاقہ سرکار عالی میں مشتہر کئے گئے ہیں اور بنظر سہولت بقید حروف تہجی ہر ایک قوم کا نام اور اس کے حالات بتلائے ہیں۔

مشتہر اور غیر مشتہر میں یہ فرق ہے کہ گو غیر مشتہرہ اقوام بھی مثل مشتہرہ اقوام جرائم پیشہ کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن مشتہر کرانے کی غرض سے اس کی سخت ضرورت لاحق ہوتی ہے کہ اُن کے مکمل حالات متعلقہ جرائم جبتک

فراہم نہ ہوں اُس وقت تک وہ مشتہر نہیں کرائے جاسکتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اقوام جرائم پیشہ مندرجہ ذیل سے صرف (۱۷) اقوام اس وقت تک مشتہر کرائے گئے ہیں اور بقیہ زیر غور ہیں۔ چونکہ آیندہ چلکر ان کے حالات مکمل ہو جانے کے بعد اس کی لازماً ضرورت لاحق ہوگی کہ وہ بھی تبدریج مشتہر کرائے جائیں اس لئے اُن کے حالات بھی جہانتک موجودہ تحقیقات میں ملسکے بیان کردئے گئے ہیں تاکہ عہدہ داران کوتوالی کے ایک حدتک معلومات وسیع ہوں اور اُن کے مقابلہ میں مواد فراہم کیا جاسکے۔

اقوام جن کا جرائم پیشہ ہونا سرکار سے مشتہر کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کنجر (۲) کیکاڑی (۳) ملتانی (۴) باوریہ (۵) چارن بنجارے (۶) وڈر (۷) چیچلواڑ (۸) تلہ چاملوار (۹) یانادیواڑ (۱۰) پاتھروٹ (۱۱) پرکہ یرکلواڑ (۱۲) کوروے (۱۳) ڈومر (۱۴) الیگری (۱۵) پاردی (۱۶) بھامٹہ (۱۷) مانگ گاروڑی۔

اقوام غیر مشتہرہ جو ملک حیدرآباد میں بغرض ارتکاب جرائم آتے جاتے ہیں یا پائے جاتے ہیں:۔

(۱) دونگا داسری (۲) چھپربند (۳) سنورے (۴) بھیل (۵) ترلے (۶) منڈلواڑ (۷) گوپال (۸) مینہ (۹) بھرتراس (۱۰) عادی زہر کھلانیوالے (۱۱) پنچہ کنٹل واڑ (۱۲) سندھی بلوچی۔

ان اقوام کا نام لینے کے بعد یہ ذکر کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ یہ اقوام ملک سرکار عالی کے کن کن اضلاع میں پائے جاتے ہیں جہاں

عموماً جرائم کا ارتکاب ان ہی سے ہوا کرتا ہے۔

(۱) پر کلہ:- یہ ملک تلنگانہ میں اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ۔ کریمنگر۔ میدک محبوب نگر۔ نظام آباد۔ اطراف بلدہ۔ میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں کی عام زبان تلنگی ہے۔ اور یہ زبان مذکور سے پوری واقفیت رکھتے ہیں۔

(۲) کیکاڑی۔ یہ پرکلوں کی شاخ ہے۔ اور اضلاع مرہٹواڑی۔ اورنگ آباد نانڈیڑ۔ پربھنی۔ بیڑ۔ عثمان آباد۔ بیدر شریف میں پائے جاتے ہیں۔ اور مرہٹی زبان میں مہارت رکھتے ہیں۔

(۳) کوروا۔ کورچہ۔ یہ بھی دراصل قوم پرکلہ سے ہیں اور اضلاع کرناٹک رائچور۔ گلبرگہ۔ میں پائے جاتے ہیں۔ اور اکثر اضلاع محبوبنگر اور بیدر میں بھی گشت لگانے کے عادی ہیں اور زبان کنڑی خوب جانتے ہیں۔

(۴) دڈر۔ جن کے اقسام آئندہ چلکر بتلائے جائیں گے تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں۔

(۵) پاردی۔ ہرن شکاری۔ زیادہ تر اضلاع رائچور۔ گلبرگہ شریف محبوب نگر۔ عثمان آباد میں ہوتے ہیں۔

(۶) بنجارے۔ لمباڑے۔ تمام ملک سرکار عالی میں ہیں۔

(۷) مانگ گاڑوڑی۔ اکثر اضلاع اطراف بلدہ۔ بیدر شریف۔ گلبرگہ عثمان آباد۔ بیڑ۔ پربھنی۔ نانڈیڑ۔ میں ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ ہمیشہ سے آوارہ گردی کے عادی ہیں۔ اور اکثر دوسرے اضلاع میں بھی چکر لگایا کرتے ہیں

(۸) پاتھرڈ۔ اضلاع نظام آباد۔ عادل آباد۔ نانڈیڑ۔ اطراف بلدہ

بیدر میں پائے جاتے ہیں۔

(۹) بھاٹہ یا اوچلہ۔ مخصوص اضلاع عثمان آباد۔ رائچور۔ گلبرگہ۔ بیدر۔ بٹیر ناندیڑ۔ و پربھنی میں پائے جاتے ہیں۔

(۱۰) ڈومر عموماً اضلاع تلنگان و کرناٹک یعنے نلگنڈہ۔ ورنگل۔ کریمنگر۔ محبوب نگر بلدہ حیدرآباد۔ میدک۔ رائچور۔ اور اطراف بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔

(۱۱) پہلوان یا کلھاٹی۔ یہ درحقیقت قوم ڈومرے ہیں۔ اور اکثر اضلاع عثمان آباد بیدر۔ بٹیر۔ پربھنی۔ ناندیڑ۔ اورنگ آباد۔ میں پائے جاتے ہیں۔

(۱۲) گوپال۔ ان کا اصلی وطن گجرات ہے۔ جہاں سے یہ آکر اضلاع اورنگ آباد ناندیڑ۔ پربھنی۔ اور بعض اوقات دوسرے اضلاع میں آباد ہو گئے ہیں۔

(۱۳) سنوریہ۔ کی تھوڑی سی آبادی اضلاع ناندیڑ و پربھنی میں پائی جاتی ہے

(۱۴) باوریہ۔ کی نسبت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جوگیوں کے نام سے یہ اضلاع گلبرگہ اور بیدر میں بسے ہوئے ہیں۔ مگر زمانہ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ درحقیقت یہ جوگی ہیں۔ باوریہ نہیں ہیں۔ اصلی باوریہ اکثر و بیشتر بیرونجات سے ملک سرکار عالی میں داخل ہوتے ہیں اور جرائم کا ارتکاب کرکے واپس چلے جاتے ہیں۔

(۱۵) الیگری یا کیپ ماری جسکو کما کا پلواڑ بھی کہتے ہیں۔ ان کی دو آبادیاں ہیں ایک آبادی موضع سری رنگا پورم جو تعلقہ حضور نگر ضلع نلگنڈہ میں ہے۔ اور دوسری آبادی اُسی ضلع کے موضع ابراہیم پور تعلقہ جنگاؤں میں ہے۔ میدک ضلع میں بھی ان کا اکثر گزر ہوتا ہے۔ مگر چند روز کے قیام کے

بعد میدک ضلع سے پھر ان آبادیوں پر واپس آجاتے ہیں۔

(۱۶) گجر بھاٹ۔ یا گجراتی۔ یہ لوگ چند سال قبل کل ممالک محروسہ سرکار عالی میں دورہ کیا کرتے تھے اور ہر ضلع میں ان کا وجود پایا جاتا تھا۔ یہ گجرات کی جانب سے آتے ہیں۔ سرکار عالی نے ان کو اپنے ملک سے بالکلیہ خارج کر دیا اور اب ان کا وجود حیدرآباد میں باقی نہیں ہے۔

(۱۷) یا نا دیواڑ۔ اضلاع تلنگانہ۔ نلگنڈہ۔ ورنگل۔ محبوب نگر۔ میدک اور کریم نگر میں پائے جاتے ہیں۔

ف۔ گزشتہ ۲۰ سال سے اگر ممالک محروسہ سرکار عالی کے کوتوالی کی ترقی کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اس عرصہ میں انسداد جرائم میں پولیس نے کیا کچھ ترقی کی ہے۔ اور کر رہی ہے۔ اور اگر ۱۳۰۶ف جب سے کہ عالیجناب مسٹر اے۔ سی۔ ہنکن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای نے عنان حکومت پولیس اضلاع اپنے ہاتھ میں لی ہے سنگین جرائم کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اس وقت اُن جرائم کی تعداد گھٹ کر ⅓ یا ¼ یعنے تہائی یا چوتھائی کو پہونچی ہے۔ صاحب معزہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ اقوام جرائم پیشہ جو ڈاکہ نقب زنی اور سرقہ بالجبر کا دن دھاڑے ارتکاب کیا کرتے تھے۔ اور جن کی نگرانی کے متعلق ایک عرصہ تک محکمہ پولیس میں کوئی باضابطہ قاعدہ و قانون نہ تھا۔ باضابطہ قانون و قواعد جاری کئے گئے۔ اور قریب قریب وہ کل مخدوش اور عادی جرائم پیشہ قومیں مشتہر کرادی گئیں۔ جن کے وجود سے ملک میں بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور وہ اسوقت اس شکنجہ

قانون کی بدولت ایک حد تک پابند نقل وحرکت کرادی گئیں۔ اور سیکڑوں افراد مختلف اقوام جرائم پیشہ سرکار سے زمینیں لیکر زراعت پیشہ بننے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور اکثر جائز مزدوری اور پیشہ سے اپنے کو نیک رویہ ثابت کررہے ہیں۔ تاکہ اس قانون کی بندش اور کشمکش سے جو اُن کی آبائی پیشہ کرنے میں خلل انداز ہورہی ہے۔ نجات ملے۔ اور آرام سے زندگی بسر کیجا سکے۔

ف۔ صاحب بہادر معزز نے اپنے زمانہ حکومت پولیس میں صرف یہی ایک کام نہیں کیا۔ بلکہ دوسرے ضروری انتظامات اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کی غرض سے ایک بڑا کرمنل سٹلمنٹ (Criminal Settlement) بمقام لنگال کھولا۔ ان جرائم پیشہ کو سرکار سے تقاوی دلائی گئی ہے اور زمین ایسی مقدار میں دی گئی کہ جس سے نہ صرف وہ آرام سے زندگی بسر کرسکیں بلکہ اُنکے خاندان کی پرورش کے لئے مکتفی ہوسکے ان کے بچوں کے لئے تعلیم وحرفت کا مدرسہ اسی سٹلمنٹ میں رکھا گیا ہے تاکہ تعلیم سے اُن کا فطرتی اور آبائی مادہ زائل ہوسکے جس مادہ کے باقی رہنے سے آئندہ اُن کی عمر کا حصہ مثل اُن کے آباد اجداد کے معرض تباہی میں رہتا۔ بہرحال اگر یہی لیل ونہار اور یہی حکومت خدا کے فضل سے اور چند سال رہے تو میں کیا بلکہ ہر ایک پولیس افسر اس کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ ملک حیدرآباد میں اس پُر امن زمانہ کو مزید استقلال حاصل ہوگا۔

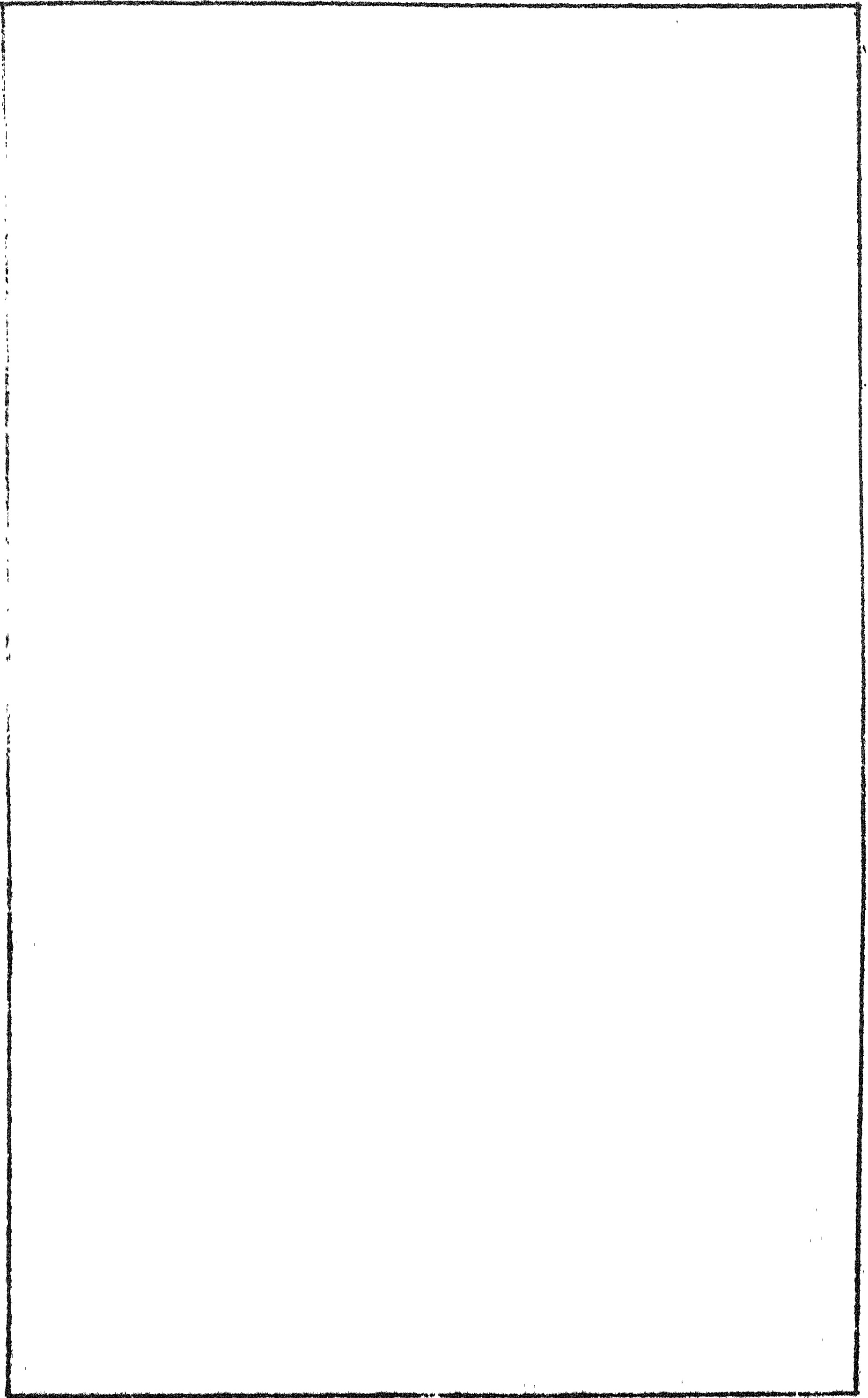
آخر میں مجھ کو اپنے افسر اعلیٰ عالیجناب مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ جن کے فیضان صحبت کی

بدولت مجھ کو نہ صرف پولیس کے کاموں سے ایک حد تک واقف ہونے کا موقع ملا بلکہ صاحب ممدوح کی عنایت سے دفتر جرائم پیشہ جو دس سال سے میرے تحت میں ہے اُس کا بھی تجربہ حاصل ہوا۔ اور یہ اوسی کا نتیجہ ہے کہ آج میں اس ناچیز تالیف کو عہدہ داران پولیس کے سامنے پیش کرتا ہوں ورنہ "من آنم کہ من دانم"۔ فقط

خاکسار

میر ولایت حسین

مددگار صدر ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی



الیگری



اصلی سکونت اور کون ناموں سے مشہور ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ ملک مدراس کے رہنے والے ہیں اور زیادہ تر اضلاع ٹنجور۔ اور ترچناپلی میں پائے جاتے ہیں ملک مدراس میں ان کو کھیپ ماری۔ کوروازیا اناکوروا ز کے نام سے بھی پکارتے ہیں ملک حیدرآباد میں یہہ کما کا بلواڑ اور ینٹا کا بلواڑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا اجتماع مثل ایک برادری کے ہوا ہے۔ حقیقتاً دیکھا جائے تو الیگری کوئی خاص قوم نہیں ہے۔ کسی قسم کا شخص ہو ان میں شریک کر لیا جا سکتا ہے چنانچہ یہ کم سن لڑکوں کو بھگا لیجاتے ہیں اور اپنے فرقہ میں شامل کر لیتے ہیں مگر اس کی پابندی سختی سے کیجاتی ہے کہ ارذل قوم کے اشخاص مثل دہیڑ ، مانگ اپنے فرقہ میں داخل نہ کئے جائیں۔

مذہب و لباس یہ اہل ہنود سے ہیں۔ اور مدرا ویرم۔ وکاتھی سبرامنیم۔ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور عموماً بھائی اور بہن کی اولاد میں شادیاں کیجاتی ہیں اور یہ بہت بڑا رواج اُن کے یہاں ہے کہ ایک شخص دو تین بیوہ عورتیں ازدواج میں لا سکتا ہے اور بعض اوقات ایک شخص دو حقیقی بہنوں کو زوجیت میں لا سکتا ہے۔ لڑکیاں بہت کم سن تقریباً پانچ برس کی ازدواج میں لائی جاتی ہیں کوئی شخص

اگر چاہے تو اپنی بیوہ بہاوج سے ازدواج کرسکتا ہے ان کے پاس بیوہ پن کوئی چیز نہیں۔

یہہ لوگ عموماً دھوتیاں سفید یا قوردار باندھتے ہیں اکثر یا تو تیلیہ رومال جو عموماً حیدرآباد میں استعمال کئے جاتے ہیں باندھتے ہیں یا سفید شملہ۔ بعض چھوٹے کوٹ پہنتے ہیں اور بعض گھنڈی دار کرتہ مثل قمیص کے اور عموماً ان کی وضع قطع کنبیوں سے زیادہ مشابہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ اپنی قومیت کما کا پاواڑ جس کا لفظی ترجمہ کنبی مزارع ہوتا ہے اختیار کئے ہوئے ہیں ان کی عورتیں عموماً ساڑی اور چولی پہنا کرتی ہیں۔ اور پرلے درجہ کی چور ہوتی ہیں۔ گو شراب وسیندھی زیادہ پیتی ہیں لیکن دوسری قوم سے افعال قبیحہ کے مرتکب نہیں ہوتیں۔ اس خوف واحتمال سے کہ کوئی لڑکا پیدا ہو تو ممکن ہے کہ وہ ان کا ساعیار اور سارق نہ بن سکے۔

طریقہ ارتکاب جرائم | یہ اشخاص پختہ جرائم پیشہ ہیں زیادہ تر بڑے بڑے میلے اور جاتراؤں میں شریک ہوتے ہیں جسم پر سے زیور اتار لینا اور دکان پر سے مال غائب کرنا انکا ادنیٰ سا کام ہے جسمیں یہ بڑے مشاق ہیں جسوقت میلے اور جاتراؤں میں سرقہ کی غرض سے یہ لوگ پہنچتے ہیں تو اپنے پاس چھوٹے چھوٹے شیشے کے ٹکڑے رکھتے ہیں اور ان ہی کے ذریعہ گلے کا کچھا اور کوئی زیور جو جسم پر ہوتے ہیں کاٹ لیتے ہیں شیشے کا ٹکڑا اکثر ان کے منہ میں رہتا ہے۔ ان جرائم کے علاوہ یہ لوگ نقب زنی اور ڈکیتی کا بھی ارتکاب کرتے ہیں۔ نیز ملک سرکار عالی کے کئی مقامات پر یہ لوگ سکہ قلب چلاتے ہوئے اور بناتے ہوئے



گرفتار اور سزایاب ہوئے ہیں اور ایک طریقہ ان کا لائق ذکر ہے کہ یہ تانبا یا پیتل کے منکوں پر اس خوبصورتی سے ملمع کرتے ہیں کہ بعض اوقات سنار بھی دھوکا کھاچکے ہیں۔ عموماً رعایا کے ہاتھ یہ مصنوعی گلٹی منکے سونا کہکر ارزاں دام میں فروخت کیا کرتے ہیں یہ ثابت ہوا ہے کہ ملک مدراس کے ہر حصہ میں یہ لوگ جرائم کرتے ہیں۔ چنانچہ ملک حیدرآباد میں اکثر یہ اضلاع تلنگانہ میں مرتکب جرائم اور سزایاب ہوئے ہیں علاقہ مرہٹواری میں بالکل نہیں جاتے۔ ہندوستان میں یہ لوگ ملک اڈریسہ اور بنگال میں بھی جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔

مسٹر ملی اپنی کتاب اقوام جرایم پیشہ میں بیان کرتے ہیں کہ یہ ریل میں مسافرین کی کثرت سے چوریاں کرنے کے عادی ہیں۔ اور نہایت چالاکی کے ساتھ اُنکے ہم سفر ہوکر مال اُڑا لیجاتے ہیں ان کا سرقہ کیا ہوا مال عموماً سنار اور شراب فروش بہت ہی کم داموں خریدتے ہیں۔ تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پولیس پٹیل مواضعات اِن سے اکثر ملے ہوئے ہیں اور بظاہر ان کا ذریعہ معاش قایم رکھنے کی غرض سے زمینات کا پٹہ اِن کے نام دلاتے ہیں اور یہ زراعت بھی کیا کرتے ہیں مگر یہ پیشہ صرف برائے نام ہے چنانچہ حال کی تفتیش میں یہ ثابت ہوا کہ موضع سری رنگاپور تعلقہ حضور نگر میں جہاں یہ لوگ کثرت سے آباد تھے جب ان کی حاضری دیکھی گئی تو دو ثلث ($\frac{2}{3}$) حصہ اُن کے افراد کا غائب تھا اور معدودے چند اشخاص کھیتوں کی حفاظت کی غرض سے حاضر پائے گئے اور کتاب موضع واری میں ان کل کی حاضری روزآنہ پولیس پٹیل لکھا کرتا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پولیس پٹیل

جب تک ان سے سازش نہ کرے اوسوقت تک یہ اپنے پورے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ لوگ جب سفر کرتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں قایم ہوکر مختلف مقامات کا دورہ کیاکرتے ہیں۔ چنانچہ اضلاع نلگنڈہ۔ ورنگل۔ میدک۔ کریمنگر۔ عادل آباد۔ محبوب نگر۔ میں یہ لوگ عموماً گشت وگرداوری بغرض ارتکاب جرائم کیاکرتے ہیں۔ اور فی الوقت انکی مستقل سکونت مندرجہ ذیل مقامات میں ہے۔ مشیرآباد۔ موچرلہ۔ حضورنگر۔ کوڈار۔ جنگاؤں۔

باوریہ

کن کن ناموں سے مشہور ہیں

یہ لوگ ممالک راجپوتانہ۔ پنجاب۔ اور ملک متحدہ اودھ گجرات میں بکثرت سکونت پذیر ہیں اوران ہی ممالک کے مختلف حصص میں مندرجہ ذیل ناموں سے مشہور ہیں مگر موجودہ تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ یہ سب ایک ہی قوم وفرقہ کے اشخاص ہیں۔

(۱) بدک۔ اس نام سے زیادہ تر تبدیل کہنڈ اوراودہ میں بسے ہوئے ہیں۔

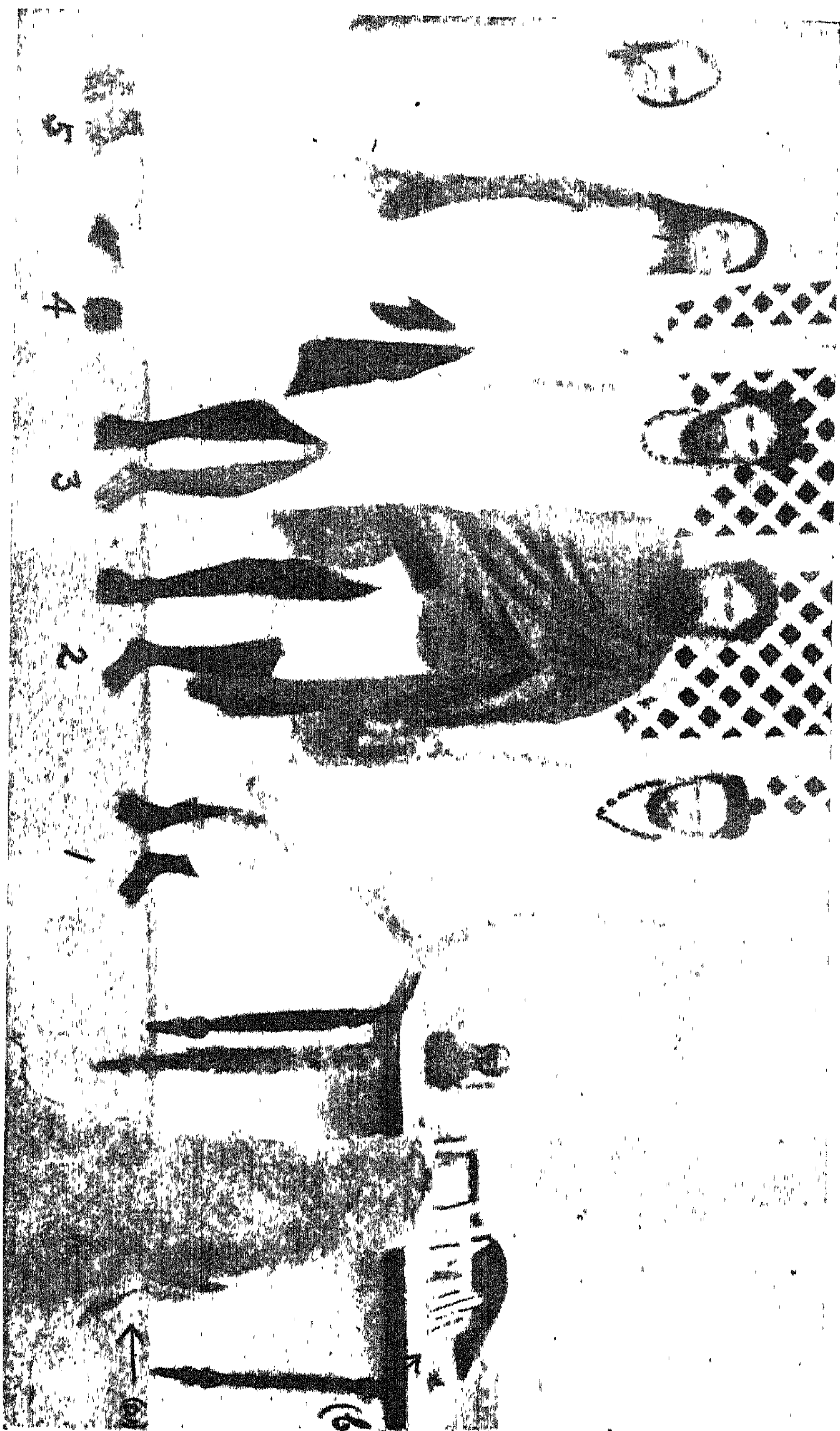
(۲) باگہری یا واگہری۔ اس نام سے مالوہ اور راجپوتانہ میں بسے ہوئے ہیں۔

(۳) بگوڑا۔ اس نام سے وسط ہند کے دیسی ریاستوں میں بسے ہوئے ہیں۔

(۴) مارواڑی۔ زیادہ تر مارواڑ اور بڑودہ میں پائے جاتے ہیں۔

(۵) دہلی وال۔ پنجاب اور شہر دہلی میں بسے ہوئے ہیں۔

(۶) موگہیا۔ راجپوتانہ اور وسط ہند میں بسے ہوئے ہیں۔



(۷) باورے - پنجاب اور مارواڑ و اودے پور میں کہلاتے ہیں -

(۸) ہبورہ - مارواڑ اور ممالک متحدہ مراد آباد - متھرہ - علیگڈھ - مینپوری - ریٹھ

اُناؤ میں کہلاتے ہیں -

مذہب - گو یہ لوگ اپنے کو قوم ہنود سے بتلاتے ہیں مگر چونکہ یہ اس قوم کے پابند مذہب نہیں ہیں اسلئے اہل ہنود نے ان کو مذہب سے خارج کر دیا ہے اِن کی شادی میں تمام رسوم برہمن ادا کرتے ہیں - یہ لوگ دیوی کی پوجا کرتے ہیں اور وارداتوں پر روانہ ہونے کے قبل نارسنگ دیوتا کی مخصوص پوجا کر کے اپنی کامیابی کی دعا کرتے ہیں -

لباس - عموماً ان کا لباس دور دراز سفر میں سادہو اور جوگیوں کا سا ہوتا ہے - اور گیروے رنگ کا جُھبہ پہنتے ہیں - ناریل کا سیاہ کاسا - چمٹا اور وہ تمام ضروری اشیا اپنے ہمراہ رکھتے ہیں جو عموماً سادہو اور فقیروں کے پاس ہوتے ہیں - پیشانی پر ایک خاص وضع کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے گو عام طرح پر اسکو ٹیکہ ہی کہنا چاہئے مگر اس کی خاص علامت ایسی رکھی گئی ہے کہ اگر اُن کی برادری کا کوئی شخص مل جائے تو وہ فوراً اُسے شناخت کر لیگا -

مدراس میں جو تحقیقات ہوئی ہے معلوم ہوا کہ یہ لوگ وہاں مندرجہ ذیل لباس میں پائے گئے - سفید دھوتی - سفید ویسکوٹ پہنے ہوئے کندھے پر زرد شال - سر پر زرد یا سُرخ رنگ کا پٹیھا اور جب کسی واردات پر جاتے ہیں تو یہ لوگ مثل بیراگیوں کے لباس پہن لیتے ہیں اور سر پر

ایک چھوٹا سا تو ال ڈال لیتے ہیں اور نیچے کے آویزان حصے تو ال کے گلے میں باندھے رہتے ہیں اور گلے میں تسبیح کا دوہرا مالا ڈال لیا جاتا ہے اِنکی عورتیں جو بیوہ ہوتی ہیں یا ضعیف العمر ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتی ہیں اور ساڑیاں مثل مارواڑی عورتوں کے باندھتی ہیں۔ منکوحہ عورتیں خاص طور پر سُرخ لباس پہننے سے ممنوع کیگئی ہیں البتہ دوسرے رنگ کا لباس استعمال کر سکتی ہیں۔ کانوں میں بالیاں پہنتی ہیں۔ اور عموماً اِن کے کانوں میں پانچ یا چھہ سوراخ ہوتے ہیں اور اکثر مردوں کے ہمراہ سفر میں رہتی ہیں۔

زبان | یہ لوگ اپنی مخصوص زبان میں جس کا نام لودھی۔ باغات۔ کھیر ہر۔ یا پشتو ہے بات چیت کیا کرتے ہیں عام طور پر بگڑی ہوئی گجراتی زبان کا لہجہ معلوم ہوتا ہے۔

جرائم جس کے یہ عموماً مرتکب ہوتے ہیں۔ | اس قوم کے ابتداء وجود سے۔ یہ لوگ بڑے بے رحم ڈاکو ثابت ہوئے ہیں اور یک عرصہ تک یہ نہایت دلیری سے سنگین جرائم کا ارتکاب کرنے کے عادی تھے۔ مگر اس کے بعد بہت عرصہ ہوا کہ یہ ایسے جرائم کو چھوڑنے پر مجبور کئے گئے اور ان کے مظالم ارتکاب ڈکیتی میں اب بہت کم ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد نقب زنی میں بھی یہ مشاق ہیں۔ موجودہ زمانہ کی تحقیق میں یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ یہ ڈکیتی کا ارتکاب شاذونادر کیا کرتے ہیں۔ اور نقب سرقہ۔ سرقہ بالجبر۔ شارع عام پر جب اور جسوقت انکو موقع ملے۔ بیدھڑک مرتکب ہو جاتے ہیں۔ مثل دیگر اقوام جرائم پیشہ کے سوئی ہوئی عورتکے

جسم سے زیور اُڑا لیجانے میں نہایت چابک دست ہوتے ہیں جس کو وہ گوجنہو کہتے ہیں۔

طریقۂ ارتکاب جرائم۔

کرنل گہنتارپ نے واردات کو نکلنے کے قبل جو شگون [illegible] لوگوں [illegible] ہمیشہ گیہوں اور جوار کے دانے فال کھولنے کی غرض سے رہتے ہیں۔ اور ان کا سرگروہ ہاتھ اور منہ دھوکر فال کھولنے بیٹھتا ہے۔ اور ایک مٹھی جوار یا گیہوں کی چادر یا کمل کے اوپر ڈال دیتا ہے اور انکا شمار طاق جفت دو دو عدد ملا کر دیکھنے پر رکھا گیا ہے اسبات کی صراحت کی جاتی ہے مگر پنجاب کے عہدہ داروں کی رائے ہے کہ یہ طریقہ فال بہت قدیم اور کہنہ ہے جو اب مفقود معلوم ہوتا ہے۔

بغلی نقب لگانے میں یہ قوم نہایت مشاق ہے۔

واردات کرتے وقت ہمیشہ ہندوستانی زبان بولتے ہیں نقب کرتے وقت جہاں تک ممکن ہوتا ہے ایسی دیوار میں سوراخ کرتے ہیں کہ اسکے ذریعہ سے ہاتھ پورا چلا جائے۔ اور دروازہ کھل سکے۔ اور بعض اوقات جب ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں حجرے میں مال رکھا ہے تو اسقدر قریب دیوار میں نقب لگاتے ہیں کہ بغیر اندر داخل ہوئے صرف ہاتھ ڈال کر مال نکال سکیں۔ یہ لوگ سکہ قلب بھی بناتے اور چلاتے ہیں ہمیشہ گاؤں کے باہر قیام کرتے ہیں دن کو گداگری کرتے ہیں اور مقام قرارداده پر رات کو پہنچکر نقب لگاتے ہیں۔ عہدہ داران کوتوالی کو دھوکہ دینے کیلئے یہ لوگ راتوں کو بستر کے درمیان پیال کے گٹھے رکھتے ہیں تاکہ ناتجربہ کار عہدہ دار کو بتا سکیں کہ

کل افراد حاضر ہیں - اس لئے ہر حالت میں مناسب ہے کہ کل بستروں کی جانچ کر لی جائے اور اطمینان کر لیا جائے کہ کل افراد حاضر و موجود ہیں - غیر حاضر افراد بعد ارتکاب جرم معہ مال مسروقہ صبح چار بجے واپس آتے ہیں - اگر اوسی وقت تلاشی لیجائے تو مال مسروقہ برآمد ہو سکتا ہے ورنہ قرب وجوار میں مال دفن کر دیتے ہیں اور علی الصباح اس پر پاخانہ کر دیتے ہیں اور وہاں سے چل دیتے ہیں - بعد دوسرے یا تیسرے مقام سے کسی شخص کو مدفونہ مال لانے کو پہلے مقام پر بھیجد یتے ہیں بعد ارتکاب جرم اگر جلد ان کے خیموں کی تلاشی یا جامہ تلاشی لیجائے تو مال مسروقہ کے ملنے کی کم توقع ہے ولیکن اگر کوتوالی خفیہ ان کے پیچھے لگی رہی اور پانچ چھہ یوم کے بعد تلاشی لے تو یقین ہے کہ مال مسروقہ برآمد ہو جائیگا -

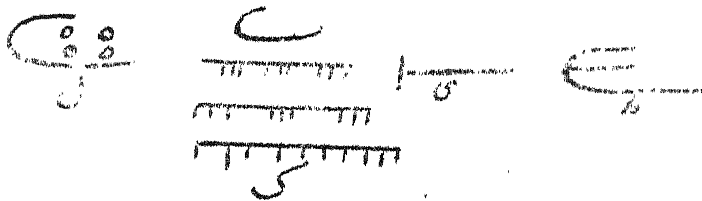
یہ لوگ دور دراز مقامات پر جاکر اب دیہوں میں چوری کرنے لگے ہیں - ڈیروں اور خیموں سے چوری کے یہ لوگ مشاق ہوتے ہیں اور مال مسروقہ بطریقہ ذیل چھپایا کرتے ہیں مصالحہ کے دستہ میں خول کر کے مال مسروقہ اس میں رکھد یتے ہیں اور باہر سے اس خوبی سے اس کو بند کر دیتے ہیں کہ کسی کو شبہ نہ ہو اسی طرح برتنوں کے پیندے میں خلو رکھا جاتا ہے - اور اس میں موتی جواہرات اور بیش قیمت زیورات و بہتر رکھکر مال ہوشیاری سے پوشیدہ کر دیتے ہیں - سینڈہی کے بوریوں کے کناروں میں کر دوڑے سلوائے دیتے ہیں - سنگین وارداتوں کے لئے جب یہ لوگ نکلتے ہیں تو دو ٹکڑیوں میں منقسم ہو جاتے ہیں - اور بعد ارتکاب جرم پوجا کرتے

پھر ملجاتے ہیں۔ دیوالی کے قبل وارداتوں کے لئے نکلتے ہیں اور قبل بارش واپس ہو جاتے ہیں۔

اصطلاحات ذیل عموماً باوریا استعمال میں لاتے ہیں

(۱) عہدہ دار کوتوالی۔ ابوتل (۲) جوان کوتوالی۔ مکیا (۳) پولیس انسپکٹر مہے تیپر (۴) کھانے کے برتن۔ جھوالیاہوا (۵) کپڑے۔ مگرد (۶) پگڑی۔ پوٹیا (۷) گوشت۔ ماہ (۸) کوٹ۔ بگتاری۔ (۹) جوار۔ جا۔ (۱۰) چاقو۔ چھریو یا چوڈیو۔ (۱۱) جلانے کی لکڑی۔ موبھتیو۔ (۱۲) مرغی۔ لانگو (۱۳) شال۔ ورکھو (۱۴) ساڑی۔ بواح۔ (۱۵) تلوار تیپر دون۔ (۱۶) روپیہ۔ پن ری۔ (۱۷) موضع۔ مگرو (۱۸) جوہری (۱۹) یوروبین۔ کہاجب (۲۰) سنار۔ ستار (۲۱) خریدار مال مسروقہ۔ چوری مال لیوا تو (۲۲) تقسیم مال مسروقہ۔ بھگرا (۲۳) کھانا۔ کھائے ہوا (۲۴) پینا۔ پنتیا۔ (۲۵) آؤ۔ آوے جانا (۲۶) جاؤ۔ جاتا (۲۷) چلنا ہرودو (۲۸) کھڑا رہنا۔ ابھاماے تاما (۲۹) بیٹھنا۔ لبسی جانا۔ (۳۰) مارنا۔ مارہی نکنا۔ (۳۱) بھاگ جا۔ بھرو جاتا۔

خاص علامات جن کے ذریعہ نقل وحرکت کا پتہ چلتا ہے۔	یہ علامات اکثر مساجد۔ دیوار۔ یا دیولوں پر بنائے جاتے ہیں جہاں قریب تر یہ لوگ مقامات کرتے ہیں۔



اشکال ا ب ج و سے مراد پورب پچھم اتر دکھن ہے یعنی کس سمت اس گروہ کا سفر ہوا شکل ز سے مراد سات آدمیوں کا جانب مشرق جانا اور شکل ح سے مراد گروہ کا گاؤں کے اندر مقیم رہنا ہے۔

شکل د سے مراد گروہ دو حصوں میں منقسم ہوا ہے۔

شکل ھ سے مراد مال ہمدست ہونا اور مشرق کی جانب روانگی۔

شکل ط کا مطلب اب تک تفتیش میں ظاہر نہیں ہوا ہے۔

مگر یہ علامت بھی اکثر پائی جاتی ہے۔

شکل ی سے گروہ کا اس موضع میں تین روز قیام کرنا ثابت ہوتا ہے۔

شکل ک سے مراد ایک گروہ کا اس مقام میں وارد ہونا اور پھر دوسرے گروہوں کا وارد ہو کر مشرق کیجانب چلا جانا۔

شکل ل سے مراد گروہ کے قبضہ میں چہار سو روپیہ کا ہونا۔ اور جتنے صفر بتلائے جاتے ہیں فی صفر ایک سو روپیہ کا مال ہونا مراد ہے۔ پولیس پنجاب کی کوشش سے یہ تحقیقات ہوئی ہے۔

بنجارہ۔ لمباڑہ یا لمبانا

فرقہ | یہ لوگ دو بہت بڑے فرقوں میں منقسم ہوے ہیں متھورا بنجارہ اور چارن بنجارہ ملک حیدرآباد میں چونکہ چارن بنجارے مشتہر ہیں اسلئے جو مقاصد ہمارے پیش نظر ہیں اس کے لحاظ سے اس فرقہ کے حالات نہایت توجہ کے قابل اور زیادہ دلچسپ ہیں۔ کیونکہ ایک زمانہ میں یہ لوگ مشہور ڈاکو بچوں اور مویشوں کے سارق تھے بلکہ خود ان کے قول کے موافق اپنے آباؤاجداد کے قابل طور پیشہ کو چھوڑ کر نقب زنی اور خفیف و ذلیل چوریاں بھی کرنے لگے گو ان کے حالات بہت طول وطویل و دلچسپ ہیں۔ مگر چونکہ خاص ملک حیدرآباد میں مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع کی کوششوں سے انہوں نے اپنے آپ کو نہایت نیک رویہ ثابت کیا۔ جس کی وجہ سے پانچ سال کیلئے ۱۳۲۱ف سے یہ نگرانی سے مستثنی کئے گئے ہیں اور آیندہ بھی امید کیجاتی ہو کہ زیادہ تران کے تانڈے مطلقاً جرائم کو چھوڑ دیں اسلئے بہت ہی مختصر ان کے حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ قوم راجپوتوں کی ایک شاخ ہے۔

مذہب | یہ لوگ فی الحقیقت خدا کے وجود کے قایل ہیں اکثر فرقہ سکھوں کے مذہب اور رسم ورواج کی اتباع کرتے ہیں۔ اور بعض ہندو دیوتاؤں کی پوجا کے عادی ہیں۔ مولوی مسعود علی صاحب بی۔ اے اپنی کتاب حالات اقوام جرائم پیشہ میں اس کو متحقق بتلاتے ہیں کہ یہ لوگ سیوابھیا کی قسم بہت سخت اور واجب التعظیم سمجھتے ہیں۔

زبان اور لباس کا طرز معاشرت

ان کی زبان بگڑی ہوئی مارواڑی ہے اگر کسی مارواڑی سے اپنی زبان میں بات کریں تو وہ اُسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ یہ لوگ عموماً دھوتی باندھتے ہیں۔ کوٹ یا جبکو پیران بھی بولتے ہیں پہنتے ہیں سر پر سفید یا رنگین شملہ باندھتے ہیں۔ عموماً زیادہ شوخ سُرخ رنگ کا شملہ باندھتے ہیں۔ ان کی عورتیں ہمیشہ چولی و لہنگہ پہنتی ہیں ساڑی کا استعمال ہرگز نہیں کیا جاتا۔ لہنگے اسوقت سلنا شروع ہوتے ہیں جب عورت حاملہ ہوتی ہے۔ اس خیال سے کہ جب لڑکی پیدا ہو اور شادی کے وقت یہ کپڑے جنکو ماں سی سلا کر تیرہ چودہ برس میں تیار کر رکھتی ہے بطور جہیز کے دیئے جائیں مشہور بنجاروں کی عورتیں اپنے سر کے بالوں میں ایک قسم کا زیور پہنتی ہیں جو نوکدار ہوتا ہے۔ اسکے اوپر سے چادر اوڑھی جاتی ہے یہ طریقہ چارن بنجاروں کی عورتوں میں پایا نہیں جاتا۔ بنجارے خاص قسم کا جوتہ پہنتے ہیں۔ جو ان ممالک میں دستیاب نہیں ہوتا۔ بنجارہ اپنے ساتھ گوپن اور چقماق رکھتے ہیں۔ گوپن اسی قسم کے سن سے بنائی جاتی ہے جس سے وہ ٹاٹ بناتے ہیں اب سن کی گرانی کی وجہ سے ان لوگوں نے غالباً ٹاٹ بافی کا کام ترک کر دیا ہے۔ بنجارہ لوگ اب اضلاع کریمنگر۔ ورنگل۔ ننگال۔ محبوب نگر اور نظام آباد میں کاشتکاری کرنے لگے ہیں اور بہت کم ایسے باقی رہ گئے ہیں۔ جو واردواتیں کرتے ہیں بنجارہ بستیوں میں رہنا پسند نہیں کرتے بلکہ بستی سے دور دراز مقام پر جنگلوں میں گھڑسیاں بناتے اور رات میں سکونت پذیر ہوتے ہیں کتے پالنے کے یہ لوگ

شوقین ہوتے ہیں جو راتوں کو نگہبانی کرتے ہیں اور آہٹ پاکے شور مچاتے ہیں جس سے بنجارہ ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی مفرور بنجارہ ہو تو اسکو فرار ہو جانے اور چھپ جانیکا موقع ملجاتا ہے۔

یہ لوگ کثرت سے تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے۔ گیہوں۔ نمک اور مونگ وغیرہ اناج کا بیوپار کیا کرتے تھے۔ دریا کے کناروں سے نمک لے آیا کرتے تھے۔ زمانۂ بارش میں یہ لوگ گائے بیل اور بچھڑے پرورش کرتے ہیں اور شروع موسم سرما سے ان پر غلہ بار کر کے نکلتے اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہونچا دیتے ہیں۔ اگر اتفاق سے ان کے جانور راستہ میں مرجائیں تو یہ لوگ اُس کے معاوضہ میں رعایا کے جانور سرقہ کرلیتے ہیں اور اپنے تانڈے میں ملا لیتے ہیں۔ ریاست حیدرآباد اور ممالک متوسط کے بعض اضلاع میں یہ لوگ ایک تانبہ کی سند ساتھ لئے ہوئے پھرتے ہیں جسمیں عبارت ذیل کندہ تھی۔ "رنجن کا پانی چھپر کا گھانس۔ دن کو بارہ خون معاف۔ جہاں آصفجاہ کا گھوڑا وہاں جنگی بھنگی کا بیل" جنگی بھنگی کے خاندان کے لوگ آجتک اونڈہ۔ اور نرسی ضلع پربھنی میں موجود ہیں۔ چارن بنجارے ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ لیکن متھورہ بنجارہ تلنگانہ میں بہت کم دستیاب ہوتے ہیں۔

ارتکاب جرائم کے طریقے۔ قدیم زمانہ میں اس قوم کے لوگ بڑے اہتمام سے ڈاکہ ڈالتے تھے۔ سو سو اور دو دو سو کے متعدد مسلح گروہ گاڑی کے مالدار مسافروں اور خزانہ کے بدرقوں کو لوٹنے کے لئے اپنے تانڈوں سے کوسوں دور نکل جاتے تھے۔ موجودہ زمانہ کی طرز حکومت اور ریلوے لائن کے

ذرائع آمد و رفت کے کھل جانے سے ان لوگوں کی قوت ایک حد تک بہت ٹوٹ چکی ہے
و نیز محکمہ جات تفتیش جرائم کی کوششوں سے صدہا مخدوش لمباڑے گرفتار و
سزایاب کرائے گئے تاہم یہ لوگ ابتک رہزنی ڈاکہ سرقہ مویشی بچوں کو بھگا
لیجاتے ہیں۔ رات کے وقت پڑاؤں پر ٹھیرے ہوئے یا راستہ پر چلتی ہوئی
گاڑیوں میں سے بورے کاٹ کر غلہ اور روئی وغیرہ چراتے جاترہ اور عرسوں
میں دوکانداروں کا مال اڑا دیتے اور فصل کی تیاری پر غلہ اور روئی کے سرقہ کے
عادی ہیں۔

سرقہ بالجبر رہزنی وغیرہ عموماً مقامات مقلب اور گھنے جنگل میں کرنے کے عادی
ہیں تاکہ آسانی سے چھپ جانے اور بھاگ جانے کا موقع ملے۔ مسافروں پر پہلے
پتھر برساتے ہیں بعد ازاں قریب آکر لاٹھیوں سے ضربات پہونچاتے ہیں اور بات
چیت ایسے موقعوں پر بہت کم کرتے ہیں ہمیشہ اشاروں سے کام لیتے ہیں ان
لوگوں کو سرقہ مویشی میں خاص ملکہ حاصل ہے بعض اوقات کثیر تعداد مویشی
ہانک لیجاتے ہیں اور دوسری ترکیب یہ کرتے ہیں کہ راستہ کے قریب دو ایک
جانور اگر ان کو چرتے ہوئے نظر آئیں تو ان کو اپنے تانڈے میں ملاکر ہانک
لیجاتے ہیں۔ ہر گروہ اپنے نائک کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اور ملک کرناٹک
میں اس نائک کو سالیہ کہتے ہیں۔ واردات کرنے کے بعد بنجارے تھوڑی
دیر کے لئے یک دو میل جاکر ٹھیر جاتے ہیں اور مال مسروقہ کو اچھی طرح
ایک ایک کرکے دیکھ اور گن لیتے ہیں اور آپسمیں تصفیہ کرکے وہاں
سے آگے چلدیتے ہیں جب معقول ذرائع سے یہ امر متحقق ہو کہ فلاں واردات

لمباڑوں کی کی ہوئی ہے عہدہ دار پولیس کو ہمیشہ چاہیئے کہ جس تانڈے پر شبہہ کیا گیا ہے فوراً ان کے تمام اہل ذکور کو کھڑا کر کے حاضری دیکھے اور کوئی غیر حاضر بیان کیا جائے تو اسکی کاملاً تحقیقات کرنی چاہیئے کیونکہ اکثر ایسی غیر حاضری کا سبب اس ملزم کو وقت واردات ضربات پہونچنے کا ہوتا ہے یہ لوگ تیسرے یا چوتھے دن مقام کرتے ہیں اور اپنے پڑاؤ سے چار پانچ کوس کے اندر ڈاکہ اور رہزنی کی وارداتیں کرتے ہیں۔

مال مسروقہ کو چھپانے اور فروخت کرنے کا طریقہ

مال مسروقہ بجز نقدی کے تانڈہ میں نہیں چھپایا جاتا مال ہمیشہ موقع واردات کے اطراف تھوڑے فاصلہ پر کسی تالہ یا افتادہ باولی میں گاڑ دیتے ہیں اسلئے پولیس افسروں کو تانڈے کے اطراف کے ایسے مقامات پر مال کی تلاش کرنی چاہیئے سرقہ کیا ہوا اناج اور روئی پتے یا گھاس کے نیچے چھپایا جاتا ہے۔ شناخت بگاڑ دینے کی غرض سے مال کی شناخت میں طرح طرح کی تبدیلیاں کرتے ہیں مثلاً اگر ساڑی ملے تو اس کی قور پلو پھاڑ کر جلا دیتے ہیں ان کے مال مسروقہ کے خریدار مخصوص شراب فروش۔ لنگایت۔ مارواڑی۔ سنار۔ ساہوکار۔ اور پٹیل ہوا کرتے ہیں۔ مال مسروقہ کو اکثر غلہ کے تھیلوں میں ڈالکر چھپا رکھتے ہیں اسلئے کل تھیلے کو اچھی طرح دیکھ لیا جائے یہ لوگ بہت کم نقب زنی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ حال کی دریافت محکمہ تفتیش جرائم میں ایک انسپکٹر کی رپورٹ سے ثابت ہوا کہ ان لوگوں نے ایک سنگین نقب دیوار میں گول چھید لگا کر مثل وڈروں کے کیا۔ اور پولیس مقامی کو کبھی اس کا خیال بھی نہ آیا کہ

یہ نقب لمباڑوں کا کیا ہوا ہے ۔ اور واردات لاپتہ رہی مگر محکمہ تفتیش جرائم حیدرآباد
سے جب یہ لوگ گرفتار ہوئے اور مال برآمد کیا گیا تو اسوقت معلوم ہوا کہ یہ لوگ
اب مثل وڈروں کے اور پرکلوں کے دیواریں بھی نقب لگایا کرتے ہیں ۔ پولیس کو
ہوشیار رہنا چاہئے ۔

بھامٹ

کن ناموں سے مشہور ہیں ۔

گھنٹی چور ۔ اُچلے ۔ ٹکارے کل وڈر ۔ کاماٹی ۔ پاتھرڈ
ٹاکن کار ۔ ایروشنٹی واڑ کے نام سے اضلاع ملک
حیدرآباد میں پکارے جاتے ہیں ۔ یہ لوگ ملک دکن کے ممالک مدراس بمبئی برار
اور ملک حیدرآباد میں مختلف مواضعات میں بسے ہوئے ہیں حیدرآباد میں
زیادہ تر ان کی آمد ورفت بمبئی سے ہے اور عموماً اضلاع اورنگ آباد ۔ بیڑ پربھنی
ناندیڑ ۔ عادل آباد ۔ عثمان آباد میں پائے جاتے ہیں ۔

مسٹر کیانیڈے اپنی کتاب حالات میں تبلاتے ہیں کہ ان کے سکونتی
مقام ملک بمبئی میں زیادہ تر پونہ ۔ ستارہ ۔ احمد نگر اور شولاپور میں بہت سارے
ان میں سے مرہٹوں کے لباس میں رہکر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ یہ لوگ عموماً
مرہٹوں کا لباس پہنکر جنیو گلے میں ڈالتے ہیں اور کانوں میں گول گنڈل پہنتے
ہیں ان کی عورتیں ناک نہیں چھداتی بلکہ ناک پر بعوض سوراخ کے ایک گودنے
کا نشان کرلیتی ہیں ۔ شوہر والی عورتیں گلے میں پوت کلپتھا جسمیں ایک سونے کا
ٹکڑا رہتا ہے ۔ باندھتی ہیں ۔ ساڑیاں مثل برہمن عورتوں کے پہنتی ہیں مگر

فرق اتنا ہے کہ یہ کسوٹہ نہیں باندھتیں یہ لوگ درجہ اول کے شرابخوار ہوتے ہیں۔ اور افیون کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ پس جملہ عہدہ داران پولیس ان پر کامل نظر رکھیں۔ جب یہ لوگ کسی میلہ یا جاترہ میں جاتے ہیں سادھو یا بیراگی کا لباس پہن لیتے ہیں۔ اور ہمیشہ دیولوں میں اور دھرم سالہ میں قیام کرتے ہیں۔

طریقہ بودوباش وزبان۔	مرہٹی زبان کرتے ہیں اور ہندوستانی گجراتی ملی ہوئی زبان بھی بولتے ہیں یہ لوگ آخر ماہ اگسٹ

یعنے مہر ماہ فصلی کو اپنے مکانوں سے بغرض ارتکاب جرائم بھیس بدلکر نکلتے ہیں۔ مواضعات کے لوگ مرہٹے اِن کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا بھی کھا لیتے ہیں۔ گاؤں میں جہاں کے یہ باشندہ ہیں اپنے کو معزز راجپوت بنائے ہوئے ہیں۔ پٹیل موضع سے یہ کہکر کہ ہفتہ عشرہ میں واپس آجائیں گے۔ یہ لوگ داخلہ حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر مہینوں واپس نہیں آتے۔ بعض ان میں کے بغیر داخلوں کے بھی چلد یتے ہیں یہ لوگ عام طور پر کل ہندوستان کا دورہ کرتے ہیں مگر زیادہ تر مدراس کی جانب جاتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی عورتوں کے ہمراہ جاتراؤں اور میلہ میں جاکر دل کھولکر چوریاں کرتے ہیں۔ بعض کا رنگ گورا ہوتا ہے اور بعض کا سانولا۔ حال کی تفتیش میں دو بھاٹ بمقام تعلقہ نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر گرفتار ہوئے جو سادھوں کے لباس میں پائے گئے اور اپنے تئیں سادھو بیان کیا۔ مگر ان کی تصاویر اور فنگر امپریشن سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ درحقیقت قوم کے بھاٹ تھے۔ اور جب سمتان ملک بمبئی موضع یلوی کے رہنے والے ہیں ان کی ایک آبادی یہاں مشتبہ

کرائی گئی ہے اور یہ بجا ہے جسوقت جرائم کے ارتکاب کی غرض سے سادہوں کا لباس پہنکر تین کھڑے ٹھو پیشانی پر لگا تے ہیں ان کی عورتیں کسی تبدیل لباس میں نہیں رہتیں۔ بلکہ اہل ہنود کے معزز خاندان کا جو لباس ہوتا ہے وہ پہنا کرتی ہیں ۔

جرائم جنکے یہ مرتکب ہوتے ہیں اور طریقہ ارتکاب

یہ لوگ کیسہ کترنے اور ریلوے پر چوری کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور نہایت چالاکی سے عورت اور بچونکے جسم سے عام مجمع میں زیور اوڑا لیجاتے ہیں۔ موجودہ تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ نقب اور سرقہ بالجبر کے بھی مرتکب ہوتے ہیں ۱۲ یا اوس سے زیادہ آدمی اس کام کیلئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ مرد اور عورتیں چورانے میں طاق ہوا کرتی ہیں اور یہ بھی مردونکی طرح ریل کی زنانہ گاڑیوں میں سفر کرتی ہیں۔ اور مستورات مسافرین کا سامان اوڑا لیجاتے ہیں۔ بچوں کو جو پہلے تعلیم دیجاتی ہے وہ جوتے اور ناریل چورانے کی ہوتی ہے اس کے بعد رفتہ رفتہ یہ لڑکے میلے اور جاتراؤں میں مثل اپنے ماں باپ کے جاتے ہیں اور جہاں کہیں انکو کوئی لڑکا کچھ زیور پہنا ہوا نظر آیا تو اوسکو مٹھائی دکھا کر یا کسی کھیل کی طرف مرغوب کرکے علحدہ مقام پر لیجاتے ہیں اور اوسکے جسم پر جو کچھ زیور ہوتا ہے اوتار لیتے ہیں۔ نقب زنی کے لئے اندھیری راتیں منتخب کیجاتی ہیں۔ اور چار یا پانچ آدمی ملکر ایک شخص کو اپنا سرغنہ قرار دیتے ہیں۔ جس پر واجب ہوتا ہے کہ خود مکان میں داخل ہوکر مال کا سرقہ کرے ۔

حسب قاعدہ عموماً دیواروں میں نقب نہیں لگایا جاتا ہے بلکہ کھڑکی یا دروازہ کے بازو میں سوراخ کر کے بغلی طریقہ کا نقب لگایا جاتا ہے سرغنہ جو اندر ہوتا ہے اسکی حفاظت باہر کے لوگ نہایت مستعدی سے کرتے ہیں ۔ اور پتھر جمع کر کے مقابلہ کو تیار رہتے ہیں ۔ واپسی پر اس سرغنہ کو مال مسروقہ سے زیادہ حصّہ ملتا ہے ۔

یہ لوگ اس کے سوا گاؤں میں عورتوں کی منت پورا کرنے کی غرض سے فال کھولکر ان کو دہوکہ دیتے ہیں ۔ اور اسکی اجرت میں اون سے زیور لے لیتے ہیں ۔ یہ کہکر اس پر اور اوس مکان کے باشندوں پر قریب ہیں کوئی مہیب بلا آنیوالی ہے اور یہ اوس کا کفارہ ہے ۔ لفٹنٹ کرنل پورٹمن سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس جی ۔ آئی ۔ پی ریلوے ان کے حالات بیان کرتے ہوئے اپنا ذاتی تجربہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بھاٹے جب ریل میں چوری کی غرض سے آتے ہیں تو پہلے اسٹیشن پر وارد ہوتے ہیں ۔ کسی تیسرے درجہ کے ایسے مسافر کو دیکھہ لیتے ہیں جسکے پاس کوئی مہذب ڈبہ یا ہنڈ بیگ ہوا کرتا ہے ۔ وہ جس ڈبہ میں سفر کرتا ہے اوسی درجہ کا ٹکٹ لیکر اس کے ساتھ سوار ہوجاتے ہیں اور اوس کے آس پاس بیٹھکر قصہ و کہانیاں اس سے بیان کرنا شروع کردیتے ہیں ۔ جب رات زیادہ گزرتی ہے تو فطرتاً مسافروں پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ ٹیکہ دیکر اونگھتے یا سوجاتے ہیں ۔ اوسوقت اون میں سے ایک شخص اوس مسافر کے پاس پاؤں کے قریب سطح گاڑی پر چادر اوڑھکر سوجاتا ہے اور اپنے کو گہری نیند میں مبتلا بتلا کر آہستہ سے اوس مسافر کا صندوق

یا گٹھڑی کھولنا شروع کرتا ہے یا اپنے منہ سے ایک چھوٹا سا تیز ٹکڑا جو شل چاقو کے تیھڑے پھل کی طرح ہوتا ہے نکالکر اس سے پوٹلی میں چھید یا ہینڈ بیاگ کا چمڑا کاٹ لیتا ہے اور ہاتھ ڈالکر جو کچھ روپیہ یا مال منقولہ از قسم زیور وغیرہ ملتا ہے اوسکو آہستہ سے نکالکر دوسرے شخص کو دیدیتا ہے۔ اور وہ شخص یا تو موقع پاکر اوسکو چھپا لیتا ہے اور اوسی اسٹیشن پر اتر جاتا ہے دیا اوس مال کو ریل کی کھڑکی سے پھینکدیتا ہے اور پھر اسٹیشن آتے ہی اوترکر اوس مال کو تلاش کر لیتا ہے پھینکتے وقت تار کے کھمبوں کا نمبر دیکھہ لیتے ہیں یا اسٹیشن کے کہمبوں کی تعداد گن لیتے ہیں جہاں کہ مال پھینکا گیا تھا۔ میلوں اور جاتراؤں میں جہاں عورتیں باولی یا ندی پر غسل کیا کرتے ہیں اور اپنا زیور اور کپڑے کنارے پر اتار کر رکھ دیتے ہیں ان بھاموں سے ایک شخص پیشاب یا پاخانہ کرنے کی غرض بتلا کر انکی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھ جاتا ہے عورتیں شرماکر اپنا منہ ڈہانک لیتی ہیں یا اوس طرف پلٹ جاتی ہیں۔ یہ عیار اپنے ہمراہ ایک چھوکرا رکھتا ہے اور وہ اشارہ پاکر مال اڑالیجاتے ہیں لوگوں کو ایسے شخص پر شبہہ ہوتا ہے مگر تلاشی میں کچھ برآمد نہیں ہوتا۔ یہہ لوگ روپیہ ہمیشہ منی آرڈر کے ذریعہ روانہ کرتے ہیں۔ ضلع عثمان آباد کے اور احمد نگر علاقہ بمبئی کے بھامٹے ماہور کی جاتراایں شریک ہونے ہمیشہ جایا کرتے ہیں۔ اور ایک سیدھا راستہ منتخب کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی عہدہ دار پولیس انکے تعقب میں جاوے تو اوسکو لازم ہے کہ راستہ میں جو دیول یا مندر ملے وہاں ان کے قیام کی کیفیت دریافت کرتا ہوا جلد جاوے یقین ہے کہ وہ نہایت آسانی سے اونکو ملا سکتا ہے



ماہور سے یہ لوگ ہو کر ملک برار متوسط داخل ہو جاتے ہیں۔ ارنڈی کی لکڑی سے مارنا ونکے یہاں سخت معیوب ہے۔ اگر ان کو اس لکڑی سے مارنے کی دہمکی دیجاوے تو وہ اپنا صاف صاف حال بتلانے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تعلقہ اونڈہ ضلع پربھنی کی بھی جاترا میں یہ لوگ ہمیشہ پائے جاتے ہیں ماہور کے راجہ کے متعلق اسکی شہرت ہے کہ وہ ان بہاٹوں کا پشت پناہ تھا۔ اور ان سے ناجائز نفع اوٹھاتا تھا۔ غرض ان کی عورتیں اور مرد جب گرفتار ہوں تو انکے جسم کی تلاشی نہایت تفصیلی ہونی چاہئے۔ خصوصاً عورتونکی تلاشی جب کسی عورت سے کرائی جائے تو اس عورت سے کہا جائے کہ جسم کی تلاشی اچھی طرح ختم ہونے پر ان کا منہ کھولکر حلق بھی دیکھہ لیا جائے کیونکہ اکثر چھوٹے نگے یہ حلق میں کسی خاص مقام پر چھپا لیا کرتی ہیں اور بعض اوقات نگل بھی لیا کرتی ہیں۔ اسطرح مکان کی خانہ تلاشی کرتے وقت موجودہ تفتیش میں پایا گیا ہے کہ دیوار میں چھت کی ناٹوں میں اور دیوار کے کونوں میں مال مسروقہ پایا جاتا ہے تجربہ سے یہ بھی پایا گیا ہے کہ بھامٹہ مال مسروقہ کے تقسیم میں اکثر آپسمیں اس طریقہ سے جھگڑتے ہیں کہ اس فضیحت کی اطلاع خواہ مخواہ پولیس کو ہو جاتی ہے اور انکی گرفتاری عمل میں آتی ہے ملک حیدرآباد میں اکثر یہ لوگ جب واردات کی غرض سے روانہ ہوئے اور راستہ میں ان سے کسی نے استفسار کیا ہے تو بیان کئے ہیں کہ ہم زیارت کی غرض سے جاترا میں یا مندر میں جا رہے ہیں۔

پاڑدی

اقسام اور کن ناموں سے مشہور ہیں ۔

پھانسہ پاڑدی ۔ واگھری ۔ لنگوٹی پاڑدی ۔ ٹاکن کار
بیل دار یہہ نام مختلف حالات سے ان کے پڑے
گئے ہیں ۔ مسٹر کیا نیڈ ے اپنی کتاب حالات میں بیان کرتے ہیں درحقیقت یہ
باوریہ کی اولاد سے ہیں ۔

کرنل گنتھارپ اسکی تصدیق کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یہ درحقیقت
باوریہ یا واگھری قوم سے ہیں اور مدراس اور اوسکی حوالی میں اپنے کو ٹاکن
کار کے نام سے مشہور کرکے بس گئے ہیں ۔ پاڑدی تقریبًا تمام دکن میں پھیلے
ہوئے ہیں ان کا مذہب ہندو ہے اور یہ تمام قومیں خاندیس ۔ برار ۔ ممالک
محروسہ سرکار عالی ممالک متوسط ہند ۔ اور دکن میں گجرات سے آئیں ۔ ملک کرناٹک
میں یہہ لوگ ہرن شکاری کے نام سے بھی مشہور ہیں ۔ آپسمیں مذکورہ بالا لوگوںمیں
شادی کے بھی عجیب رسوم ہیں ۔ مثلاً ٹاکن کار ۔ پاڑدی پھانسہ پاڑدی ۔ کی لڑکی
سے شادی نکرے گا اور اون کے ہاتھ کا کھانا بھی نہیں کھاتا ۔ مگر پھانسہ
پاڑدی پاڑدی اول الذکر کے ہاتھ کا کھانا کھاتے ہیں ۔ تمام قسم کے پاڑدی
بہت زیادہ پینے کے عادی ہوتے ہیں ۔ اور سب قسم کا گوشت مچھلی مرغی وغیرہ
بجز گائے کے گوشت کے کھاتے ہیں ۔ وضع قطع تقریبًا سب کی ایک ہی سی
ہوا کرتی ہے خانہ بدوش پاڑدی ایک مقام سے دوسرے مقام کو گروہ میں
تقریبًا سو آدمی ہوا کرتے ہیں جاتے ہیں اور جورو بچے بھی ان کے ہمراہ رہتے ہیں ۔

چونکہ یہ لوگ صحرائی جانوروں کو پکڑنے اور شکار کھیلنے کے سابق میں بہت شایق
تھے اس لئے اون کے ہمراہ جاتے اور پھاندے ایک معتدبہ تعداد میں رہا کرتے تھے
چیتے والے پاڑدی اس نام سے اس لئے مشہور ہیں کہ یہ چیتوں کو جال سے پکڑ کر
شکار کھیلنا سکھاتے ہیں اور انکو امرا کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ ملک حیدرآباد
میں علاوہ محکمۂ صرفخاص سلطانی کے اور امراء کے یہاں بھی ملازم ہیں اور یہ لوگ
لنگوٹی پاڑدیوں سے بہت زیادہ مشابہ ہیں۔ گو کہ لنگوٹی پاڑدی کی صورتیں زیادہ
تر وحشیانہ ہوتی ہیں لیکن ان دونوں فرقوں کا طرز معاشرت بالکل مختلف ہے
لنگوٹی پاڑدی اپنے نائک کے ہمراہ بارش کے زمانہ میں برار سرحدی اضلاع سے
تعلقات ملک سرکار عالی میں چلے آتے ہیں اور عارضی طور پر جھونپڑیاں بنا کر رہتے
ہیں اور بارش ختم ہوتے ہی گرد و پیش کے ملکوں میں پھر دورہ شروع کر دیتے ہیں۔
پھانسی پاڑدی بالکل مختلف قوم ہے اور ان لوگوں میں نہایت حقارت کی نظر سے
دیکھی جاتی ہے۔ چیتے والے پاڑدی سر کے بال کبھی نہیں تراشتے۔

زبان۔ ہندوستانی اور ٹوٹی پھوٹی مرہٹی یا کنڑی کیا کرتے ہیں خصوصاً
جب کسی اجنبی آدمی سے بات کرتے ہیں تو ہندوستانی لہجے
میں بہت پکار کر کرتے ہیں۔

ارتکاب جرائم وطرز معاشرت مرہٹواڑی کے پاڑدی بمقابلہ تلنگانہ نہایت خطرناک
ثابت ہوئے ہیں۔ ڈاکہ۔ نقب۔ سرقہ مویشی۔ مرغیوں
کا چرالیجانا۔ کھلہ سے اناج چرالیجانا ان جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ لوگ
وقت ارتکاب واردات مختلف قسم کے لباس نہیں بدلتے۔ لیکن عموماً کمر باندھ لیتے ہیں

اور چہرہ پر ڈاٹہ لپیٹ لیتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا دوپٹہ جسم اور کاندھوں پر سے
لپیٹ کر پیچھے کی طرف گرہ دیدیتے ہیں اور ہمیشہ وقت ارتکاب واردات ہندوستانی
بات چیت کیا کرتے ہیں۔
تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ فرقہ واردات کرنے میں اپنے ساتھ دوسرے کسی قوم
کو شریک کرتا ہے ورنہ خود کشی میں شریک ہوتا ہے۔ جب کبھی ڈکیتی کا ارتکاب
کیا جاتا ہے اور کوئی ایک مکان جو پہلے سے منتخب ہوتا ہے۔ شب کو اوسمیں
گھس پڑتے ہیں اور سخت ہنگامہ برپا کرتے ہیں بعض وقت دین دین کے الفاظ
بھی استعمال کرتے ہیں۔ مکان کے باشندوں کو زدوکوب کرتے ہیں اور مال کے
تلاش میں زمین کھودتے ہیں اور چھت جلا دیکر چلدیتے ہیں تاکہ لوگوں کا
خیال آگ بجھانے کی طرف رجوع ہو اور اون کو دور بھاگ جانیکا موقع ملے۔
ملک حیدرآباد میں جب سے کہ قانون شکار نافذ ہوا ہے عموماً تلنگانہ کے رہنے
والے پاردیوں نے میوہ فروشی کثرت سے شروع کی ہے۔ جس وقت کسی پاردی
کا گروہ گرفتار کیا جاتا ہے تو اسکی سخت ضرورت ہے کہ اونکے کیمپ کی زمین
اچھی طرح سے کھود کر تلاش کیجائے اور ان کے عورتوں کی بھی تلاشی کرائی جائے
کیونکہ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ چھوٹے چھوٹے اشیاء از قسم زیورات وغیرہ
ان کی عورتیں اپنے ٹانگوں میں چھپا لیتی ہیں۔ یعنے مثل پٹی کے جو اکثر زخم
پر لگائی جاتی ہے۔ اوسی طرح ان اشیاء کو پٹی میں لپیٹ کر ٹخنہ یا ران
پر باندھ لیتی ہیں جسکو دیکھنے والوں کو زخم کا شبہ ہو۔

تلہ پا ملواڑ

مذہباً یہ لوگ ہندو ہیں۔ ظاہری پیشہ سانپ پالنے اور دوسرے ذریعہ سے بھیک مانگنے کا ہے۔ چنانچہ خود ان کے نام کے اگر معنی سمجھے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ تلہ کے معنی سفید کے ہیں اور پامل کے معنی سانپ کے۔ درحقیقت یہ اصلی باشندہ مدراس کے ہیں اور ابتداً صوبہ ورنگل میں ان کے چھوٹے چھوٹے گروہ بھیک مانگتے نظر آئے۔ اور زیادہ تر رپورٹیں جو اسوقت تک اِن کے متعلق وصول ہوئی ہیں اون سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ قوم بھکاری اور جرائم پیشہ نہیں مگر مسٹر پا پا راؤ نایڈو اپنی کتاب موسوم بہ ریلوے تحیف یعنے (ریل کا چور) بیان کرتے ہیں۔ کہ گو یہہ لوگ بظاہر سانپ نچاتے شیطان اوتارتے اور بوریہ بافی اور ٹوکرے بناکر فروخت کرتے ہیں مگر جب کبھی اِن کو موقع ملتا ہے تو یہہ ہمہ قسم کے جرائم کرنے تیار ہو جاتے ہیں کسی مقام پر مستقل سکونت نہیں رکھتے اور ہمیشہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر سفر کرتے رہتے ہیں چونکہ یہہ لوگ طرز معاشرت اور رسم و رواج میں مثل کیکاڑیون کے پائے جاتے ہیں اور ان میں کے بعض اشخاص کیکاڑیوں کے ساتھ کھانے پینے میں بھی شامل ہو جاتے ہیں اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اِن کا اور کیکاڑیونکا مسئلہ نسبت کسی قدر ملتا جلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں یہ قوم مشتہرہ جرائم پیشہ قرار دیگئی ہے۔ خصوصاً ان کے دو ایک گروہ ضلع نظام آباد اور عادل آباد میں سنگین جرائم کے مرتکب ہوکر سزایاب ہوئے ہیں۔ ان کی عورتیں علاوہ بوریہ بنانے کے ہنود کی عورتوں کے جسم پر گودہنا بھی گودتی ہیں

یہہ ایک بڑی وجہ ہے کہ وہ ہر ایک مکان میں آسانی سے داخل ہو جاتی ہیں۔ در موقع پا کر اون کے مرد نقب و سرقہ کرتے ہیں۔ ان میں کی دوسری شاخ جو پرہ گلر کے نام سے مشہور ہے ملک حیدرآباد میں نہایت ہی خطرناک اور پرلے درجہ کی جرائم کرنیوالی ثابت ہوئی چنانچہ چند سال قبل ان لوگوں نے صوبہ ورنگل کے اکثر تعلقات میں ڈکیتی۔ سرقہ بالجبر۔ نقب وغیرہ کی وارداتیں کیں۔ یہ لوگ مثل اپنے بھائیوں کے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے در بدر مارے مارے نہیں پھرتے بلکہ جس علاقہ میں واردات کرنا چاہتے ہیں ایک گروہ عورتیں اور بچوں کا بنا کر اوس موضع میں تین یا چار ماہ تک مسلسل قیام کرتے ہیں۔ اور اپنا اعتماد بڑھانیکی غرض سے اون کی عورتیں گودنا گود کر اناج معاوضہ میں لیتی ہیں۔ اور مرد معمولی قیمت کے اشیا زیادہ سود پر گاؤں والوں کے پاس گرو رکھد یتے ہیں اور اکثر یہ لوگ بکرے کاٹ کر کنبی عورتوں کے پاس اون کا گوشت تحفتہً پیش کرتے ہیں۔

اس طرح جب ان کا اعتماد اوس مقام میں زیادہ ہو جاتا ہے تو اوس وقت پیتل کے زیورات بیش قیمت میں اونہیں ساہوکاروں کے پاس سونے کے ہونا بتلا کر رکھدیتے ہیں اور دفعتاً اوس موضع سے غائب ہو جاتے ہیں۔

یہ لوگ سرقہ بالجبر اور نقب وغیرہ مثل پرکلوں کے کیا کرتے ہیں کبھی اپنے کو پرکلہ قوم سے بھی مشہور کرتے ہیں۔ یہہ لوگ شرابخواری کے عادی ہیں حال کی رپورٹوں سے ثابت ہوا ہے کہ یہہ لوگ زیادہ تر گیروی رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں ٹونڈ پر مسی کرتے اور صرف ایک لنگوٹی لگاتے ہیں۔ عورتیں مثل دیگر عورت ہنود کے

ساڑیاں چولیاں استعمال کرتی ہیں اور علاوہ گوندا گودہنے کے چقماق کی روئی
بھی فروخت کرتی ہیں مرد اور عورتیں اپنا نام بدلنے میں مشاق ہیں اگر ایک شخص سے
دوسرے شخص کا نام بھی دریافت کیا جائے تو تا وقتیکہ وہ خود اوس شخص سے
دریافت نہ کرلے کہ اوس نے اپنا نام پولیس میں کیا بتلایا ہے اوس کا نام نہیں
بتلاتا ۔ ان کے ہمراہ بکریاں گدہے ۔ سانپ اور مرغیاں رہتی ہیں ۔

چنچلواڑ

یہ لوگ زمانہ موجودہ میں ضلع محبوب نگر تعلقہ امرآباد کی پہاڑیوں میں بسے ہوئے
ہیں اور ملک مدراس میں ان کی ٹکڑیاں ضلع کرنول میں پائی جاتی ہیں ۔ ممالک محروسہ
سرکار عالی میں یہ قوم جرائم پیشہ خیال مشتہر کرائی گئی تھی مگر تحقیقات میں جب
ثابت ہوا کہ درحقیقت یہہ لوگ جرائم پیشہ نہیں ہیں بلکہ دوسرے اقوام
جرائم پیشہ نے اپنے کو سنچلو کے نام سے مشہور کرکے جرائم کا ارتکاب کرنا شروع
کیا ہے ۔ اس مغالطہ میں یہ لوگ مشتہر کرادئے گئے مگر اوس کے چند ہی روز بعد
ان لوگوں کو جرائم پیشہ سے خارج کردیا گیا اور اسوقت تک ان کے متعلق
کوئی خلاف رپورٹ وصول نہیں ہوئی ۔ ان کے حالات جہاں تک دیکھے
گئے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سلسلہ قرابت تلنگانہ کے بہیلوں سے ہے ۔ اور یہ قصہ
بیان کرتے ہیں کہ رامائن کی لڑائی کے زمانہ میں یہہ لوگ گڈریہ تھے لیکن
چونکہ یہ سپاہی اور نہایت بہتر تیر انداز تھے اس لئے ان کو چنچلو کا خطاب
دیا گیا ابتک یہہ لوگ تیر وکمان کا استعمال کرتے ہیں اور رعایا ان کو سپاہی

سمجھ کر کھیتوں وغیرہ کی حفاظت کیلئے ملازم رکھتی ہے۔ چنانچہ مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع نے اپنے ذاتی اطمینان اور تجربہ کے بعد اِن لوگوں کو پولیس میں بھی بھرتی کیا ہے پس ایسی صورت میں ان کے مزید حالات لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں پائی جاتی۔

دونگا داسری

واقعات

گو یہہ قوم غیر ملکی اور علاقہ مدراس کی ہے مگر ان کے کارنامہ ملک حیدرآباد میں ایسے ثابت ہوئے ہیں کہ سرکار نے اِن کے حق میں بعوض مشتہر کرنے کے سزا اخارج البلدی تجویز فرمائی جو بمقابلہ مشتہر کئے جانے کے بہت زیادہ سنگین ہے اور چونکہ اِن کے خارج ہوجانے کے بعد ہی یہ لوگ سرکار عالی میں ابھی تک قرار پائے جاتے ہیں اسلئے ان کے مکمل حالات لکھنے کی نہایت ضرورت ہے غالباً موجودہ سنگین جرائم کرنیوالے اشخاص جرائم پیشہ کا اگر اِن سے مقابلہ کیا جائے تو ہمیشہ ان کا نمبر بڑھا ہوا پایا جائے گا۔

قومیت اور کن ناموں سے مشہور ہیں۔

یہہ لوگ درحقیقت فرقہ وڈران سے ہیں مگر اس فرقہ سے اپنا قطع تعلق کر کے ارتکاب جرائم پر اپنی معاشں کا دار و مدار رکھا ہے۔ ان لوگوں نے جہاں تک ہو سکا حین سفر اپنی وضع قطع۔ قومیت۔ طرز معاشرت کو اس طرح بدلا کہ پولیس مشکل سے اون کو شناخت کر سکی۔ چنانچہ ملک حیدرآباد میں انہوں نے اپنے تئیں پوسلواڑ کے نام سے مشہور کیا اور اس ٹٹی کی آڑ میں صدہا سنگین وخفیف جرائم کا ارتکاب کیا



علاقہ بمبئی میں ان کی ٹکڑیوں نے اپنے کو پامولا دیراگلہ واڑلو کے نام سے مشہور
اور بظاہر انہوں نے سانپ کا تماشہ دکھانا شروع کیا اور اس ٹٹی کی آڑ میں یہاں
خوب شکار کھیلا۔ تا آنکہ اونکی شناخت ذریعہ فنگر امپریشن ہوئی۔ پوسلواڑ کی عورتو
کے طریق پر ان کی عورتوں نے بھی ملک حیدر آباد میں سوئی پوت بیچنا شروع
کیا تاکہ ہر شخص ان کو قوم پوسلواڑ سے جو ایک سچے سوداگر ہیں سمجھے۔

دوسرے اور کھتیرا کے نام سے علاقہ کرنول اور نلور پکارے جاتے ہیں اپنے کو د
ثابت کرنے کی غرض سے یہہ کاوڑ لیکر پھرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ
اوسمیں گنگا کا پانی ہے اور دوسرے اشخاص ان میں سے ہاتھ میں شمع
لے کر اور سنک پھونکتے ہوئے گرو کے ہمراہ چلتے ہوئے اور وینکٹ راونیہ
گوئندہ کا نام لیکر بھیک مانگتے ہیں۔مور کے پر ہمیشہ ان کے سامان کے ساتھ
رہا کرتے ہیں اگرچہ کہ تحقیقات میں ان کے نام اور لقب بہت سارے پائے
گئے ہیں مگر اور دو نام بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے یعنے حال میں جب کہ
یہہ اورنگ آباد میں گرفتار ہوئیں تو اونہوں نے اپنے کو ہشٹی گولر تبلایا اور
جسوقت ملک برار میں داخل ہوئے تو وہاں اپنے کو جھنگا بھوئی اور سانچلو کے
نام سے مشہور کیا غرض شاید ہی ہندوستان میں کوئی ایسی قوم ملیگی جو
عیاری میں ان کا نظیر ہوسکے ملک مرہٹواڑی اور کرناٹک علاقہ سرکار عالی
میں ان لوگوں نے گرفتار ہونے پر علاوہ مذکورہ بالا قومیت اور ناموں کے
مندرجہ ذیل قومیت اور نام تبلائے۔

جوگی۔ اوچلہ۔ جوتی۔ وڈر۔ پھول مالی۔ ترملے۔ کاماٹی۔ منو وڈر۔

رقبہ ارتکاب جرائم۔ | اسکا ذکر تو پہلے ہی کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ حصہ شمالی ملک مدراس کے رہنے والے ہیں۔ اِن اضلاع سے عموماً ضلع کرنول میں ان کے گروہ کے سرغنہ اس غرض سے ملاقات کرتے ہیں کہ واردات وغیرہ کے لئے موسم اور وقت مشخص کیا جائے ایسا ہو جانے کے بعد ان کے گروہ نکلنا شروع کرتے ہیں جن لوگوں کے حصہ میں شمالی ملک کا سفر قرار پاتا ہے وہی گروہ اکثر و بیشتر ملک سرکار عالی ضلع محبوب نگر میں جو کہ سرحد کرنول پہ واقع ہے اور جہاں بہت گھنا جنگل ہے داخل ہوتے ہیں اور یہاں داخل ہونے کے بعد اضلاع نلگنڈہ میدک۔ اور اطراف بلدہ میں لوٹ مار شروع کرتے ہیں۔ بقیہ گروہ جو ضلع کرنول سے شمال کی طرف اور آگے بڑھ جاتے ہیں وہ اضلاع رائچور۔ گلبرگہ شریف بیجاپور میں داخل ہو کر لوٹ مار کرتے ہیں۔ دوسرا مقام ان کے جمع ہونے کا اضلاع گلبرگہ و بیجاپور کا درمیانی جنگل ہے اور عموماً ماہ اپریل میں یہاں جمع ہوا کرتے ہیں اور یہاں سے قرار داد اوقات کر کے اِن کے گروہ بیدر۔ ناندیڑ۔ بیڑ اورنگ آباد۔ شولاپور۔ پونہ اور ستارہ کی جانب وارداتیں کرتے چلے جاتے ہیں۔

تیسرا مقام اِن کے جمع ہونے کا۔ ضلع خاندیس ملک بمبئی کے جنگلوں میں ہے اور یہاں سے بھیل کر ملک برار اور ملک متوسط ہند تک چلے جاتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہے کہ ان کے واردات کرنے کا رقبہ ملک مدراس۔ حیدرآباد بمبئی اور ملک متوسط ہند ہے۔

ٹھینگ کی کارروائی۔ | ان کے سرغنہ جب ملاقات کر کے رقبہ کی تشخیص کر لیتے ہیں تو اوسوقت وہ ہر گروہ کو الگ تعداد میں جن میں تیس سے پچاس آدمی تک

ہوتے ہیں تیار کرکے اون کے سرگروہ کے ہمراہ روانگی کے لئے حکم دیتے ہیں۔
ان گروہوں کی بھی تقسیم چھوٹے چھوٹے گروہوں پر کیجاتی ہے جن میں آٹھہ آدمی ہوا کرتے ہیں اور اس چھوٹے گروہ کو یہ اپنی زبان میں (گمپو) کہتے ہیں ہر گمپو میں ایک ماہر نقب زن ہوا کرتا ہے اور یہہ اوس کا فرض منصب ہوتا ہے کہ نقب کا سامان وہ اپنے ہمراہ رکھے اور آلہ نقب کو یہہ لوگ (باکو) کہتے ہیں۔

لباس وزبان اپنے سکونتی ملک میں یہہ لوگ عموماً اوس موضع کے کنبیوں کا سا لباس پہنتے رہتے ہیں مگر جسوقت اپنے سکونتی مقام سے باہر ہوکر گروہوں میں منقسم وروانہ ہوتے ہیں تو یہہ اوس قوم کا لباس پہن لیتے ہیں اور وضع قطع بنالیتے ہیں جسکی صراحت قبل ازیں اوپر بیان کیگئی ہے۔
ان کی عورتیں چولی اور ساڑی مثل تلنگانہ کی عورتوں کے پہنتی ہیں گلے میں سونے کا پچھا اور پوت جسمیں مونگا ملا رہتا ہے باندھتی ہیں اکثر اوقات ناک میں نتھ بھی پہنتی ہیں جس میں موتی اور مونگا ملا رہتا ہے۔ ہاتھوں میں چوڑیاں پہنتی ہیں اور کبھی چاندی کے چوڑ بھی رہتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم۔ زیادہ تر یہ لوگ سنگین جرائم۔ ڈاکہ۔ نقب اور سرقہ بالجبر کے مرتکب ہوا کرتے ہیں۔ عموماً یہ لوگ ہتیار ساتھہ نہیں رکھتے لیکن واردات پر روانہ ہونے کے قبل موٹی لکڑیاں درختوں سے کاٹ کر لٹھ بنالیتے ہیں اور اونکا استعمال بوقت واردات اس بیرحمی سے کرتے ہیں کہ بعض وقت انسان اونکی ضربات سے ہلاک ہوجاتا ہے اگر ان کا تعاقب کیا جائے اور ان کے خیال میں بھاگنے کا موقع نہ رہے تو پلٹ کر مقابلہ کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔

اور اس کا داخلہ بھی بہت سارے اضلاع جات علاقہ ہذا سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے نہایت مضبوطی کے ساتھ پولیس کا مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ چند اشخاص پولیس کے مارے بھی گئے۔ شارع عام پر جب سرقہ بالجبر کیا جاتا ہے تو ایک شخص ان میں کے کسی ایک اونچے درخت پر اور بقیہ اشخاص درختوں میں چھپے رہتے ہیں۔ یہہ شخص درخت پر سے جب مسافروں کو آتے ہوئے دیکھ لیتا ہے تو قبل از قبل اپنی پارٹی کو مطلع کرتا ہے کہ وہ تیار ہو جائیں۔ مسافرین کے اوس مقام پر وارد ہوتے ہی یہہ لوگ جنگلی درندوں کی طرح اون غریب مسافروں پر گر پڑتے ہیں۔ اون کے ہاتھ رسیوں سے باندھ دیتے ہیں اور منہ میں کپڑا ٹھونس دیتے ہیں تاکہ آواز نکلنے نہ پائے اس کے بعد اون کا کل سامان و نیز جو کچھ اون کے جسم پر ملے سب لوٹ کر اون کو اوسی حالت میں چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ نقب کرتے وقت اگر کوئی شخص مکان والوں میں سے نیند سے بیدار ہو جائے تو اوسے دھمکا کر خاموش کر دیتے ہیں۔ اگر وہ چپ نہ رہے تو نہایت بے رحمی کیساتھ اوسکو زد و کوب کرتے ہیں بعض اس خیال سے کہ مدعی اس واقعہ کی اطلاع نہ کرے اور اپنی عزت کا خیال کر کے واقعہ کو چھپائے اوسکی عورتوں کے ساتھ زنا بالجبر کا بھی ارتکاب کرتے ہیں۔

پس شاید ہی کوئی ایسا جرم سنگین و خفیف ہوتا ہو جو یہہ نہ کرتے ہوں یہانتک میلے اور جاتراؤں میں مثل بھاٹہ اور راہ چلوں کے جیب کترنا عورتوں کے جسم سے مال اوڑا لینا دوکانوں سے سامان اوٹھا لینا یہہ سب ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے پولیس کو ان کے حالات سے لفظاً لفظاً پوری طرح پر واقف

رہنا چاہئے۔

ڈومر

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت وغیرہ۔

آری ڈومر۔ ریڈی ڈومر۔ ڈنباری۔ اور ڈوماری۔ ملک حیدرآباد میں ان کی دو تفریق کیگئی ہے۔ جو گروہ کہ ملک مرہٹواڑی اور کرناٹک میں قیام پذیر و نیز خانہ بدوش ہیں وہ اگر ملک تلنگانہ میں وارد ہوں تو تلنگے ان کو آری ڈومر کے نام سے پکارا کرتے ہیں ورنہ عموماً تلنگانہ میں ڈومروں کو ریڈی ڈومر کہتے ہیں۔

مسٹر ملی اپنی کتاب اقوام جرائم پیشہ میں کہتے ہیں کہ الفاظ ڈنباری اور ڈوماری قوم ڈوم سے نکلے ہیں یہ قوم شمالی ہندوستان میں بیشمار نیچ قوموں سے پائی جاتی ہے اور ملک متوسط ہند کے بیٹرھیوں اور کلھاٹیوں اور بنگال کے ڈومروں سے بالکل ملتی جلتی ہے اس وجہ سے کہ ملک حیدرآباد میں یہ لوگ کلھاٹی۔ گوپال کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

لباس اور بات چیت وغیرہ

یہہ لوگ مرہٹی اور تلنگی بولتے ہیں ان کے رہنے کی جھونپڑیاں پرکلوں سے بہت ملتی جلتی ہیں تمدنی مدارج میں یہہ قوم دھیڑ اور چماروں سے بالا۔ لمباڑے۔ کیکاڑی اور وڈر کے مساوی ہیں۔ ان کے مرد سفید کپڑے کی چڈی پہنتے ہیں اور کبھی کبھی جب واردا توں میں اون کو کامیابی ہوتی ہے اور اپنے کرتب ورزشی اور تماشے رعایا کو دکھلانا چاہتے ہیں تو اوسوقت رنگین شال۔ صدریاں اور کامدار پگڑیاں۔ پہن لیا کرتے ہیں

انکی عورتیں عام طور سے بیحد بدچلن اور فاحشہ ہوا کرتی ہیں - موجودہ تحقیقات میں ثابت ہوا ہے کہ یہہ عورتیں ہمیشہ بدمعاش اور دیگر اشخاص سے آشنائی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں - چونکہ ان کی عورتیں عام طور سے صورت دار ہوتی ہیں - اکثر زرگرون سے میل جول کرلیتی ہیں اور مال مسروقہ اون کے ذریعہ سے گلوایا جاتا ہے اور اپنے زیور بنالیتی ہیں - بوقت ضرورت یہہ زیور فروخت کیا جاتا ہے - اور آپسمیں تقسیم کرلیتی ہیں - جہاں یہ زیورات بنائے جاتے ہیں اوس موضع میں ہرگز فروخت نہیں کرتے مال مسروقہ کبھی اپنی جھونپڑی میں نہیں رکھتے - بلکہ ہمیشہ جھونپڑیوں سے علحدہ زمین میں دفن کردیتے ہیں اور اوسپر ایک پتھر بطور علامت نصب کرتے ہیں - اون کا سرگروہ جسکو کھنڈ کہتے ہیں ہمیشہ مال مسروقہ طریقۂ بالا پر اخفا کیا کرتا ہے -

طریقہ جرائم وغیرہ

یہہ لوگ ڈاکہ - رہزنی - نقب اور ہر قسم کا سرقہ کرتے ہیں - ان کی عورتوں کے ذریعہ سے تمام ضروری اطلاعات ان کو ملتے ہیں - چوری کو ایک قسم کا پرجوش اور دلچسپ مشغلہ سمجھتے ہیں - ان کے پاس ایک لوہے کا تیز آلہ ہوتا ہے جسکی قطع مثل چمٹہ کے ہوتی ہے اوس کے ذریعہ دروازہ کے بازو چھید کرکے ہاتھ داخل کیا جاکر اندر سے زنجیر کھول لیتے ہیں اور مکان میں داخل ہوجاتے ہیں - سوتی عورتوں کے زیور کو یہہ لوگ نہیں چھوتے - باقی ہمہ قسم کا مال اون کے لئے مباح ہے - خصوصاً کپڑے کے یہہ بہت شوقین ہوتے ہیں - سرقہ مویشی میں بڑے طاق ہیں - کثرت سے سیندھی شراب پینے کے عادی ہیں - اس قوم میں ہمیشہ تین دن کی شادی

ہوا کرتی ہے لڑکی کے باپ کو چوبیس روپیہ دئے جاتے ہیں اور لڑکی کو لینے گھر لاکر رسم ادا کرتے ہیں۔ اس روپیہ سے لڑکی کا باپ چاول خرید کر دوسرے گھروں میں تقسیم کرتا ہے شادی اکثر کلال خانوں کے نزدیک پڑاؤ ڈالکر قیام کر کے کیجاتی ہے تاکہ سیندھی لانے میں سہولت ہو ان کے ہمراہ گدھے۔ بکرے اور سؤر کثرت سے رہا کرتے ہیں دوسرے اقوام کی عورتیں بھی ان کی برادری میں شامل ہو جاتی ہیں اور اونکی نسلیں بھی خالص ڈومر خیال کیجاتی ہیں۔ قبل واردات یا بعد واردات یہہ لوگ خاص قسم کی پوجا کرتے ہیں۔ یعنے کوئی بکرا کوئی مینڈھا اور کوئی مرغ کوئی ناریل چڑھاتے اور پوجا کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ ہتیاروں کی پوجا کرتے ہیں۔ چندان میں اندھیری راتوں میں ارتکاب جرم کرتے ہیں اور چند اوجالے میں دیوالی ہونے کے بعد یہہ لوگ اپنے مکانوں سے جوق جوق بنکر نکلتے ہیں۔ شاذ و نادر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ یہ لوگ موسم بارش میں گرفتار کئے گئے ہوں ورنہ عموماً قبل بارش اور بعد بارش انکا دہاوہ ہوا کرتا ہے۔

اپنے قوم کے سردار کو تلی گرو کہتے ہیں اس کا درجہ ویسے ہی ہوتا ہے جیسے کسی امام یا مجتہد کا سمجھا جاتا ہے۔ ان کے سردار کے متعلق ایک قصہ مشہور ہے کہ کسی زمانہ میں ضلع کڑپہ میں جہاں ان کا سردار رہتا تھا۔ ایک بادشاہ گزرا ہے جسکو زیادہ تر ورزشی تماشوں کا شوق تھا۔ چونکہ ڈومر ہمیشہ سے اس کرتب کے شوقین ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے سردار نے اس بادشاہ کے روبرو بھی اپنا کرتب دکھلایا۔ بادشاہ خوش ہوکر اوسے ایک انگشتری یا چھلہ انعام میں دیا جسپر

تانگی میں یہہ عبارت کندہ تھی کہ "یہہ انگوٹھی پہننے والا ڈومر چاروں سمندروں کی حد تک سردار و پیشوا رہیگا" یہہ عطیہ اسی ایک خاندان میں نسلاً بعد نسلاً چلا آیا ہے۔ اس اپنے پیشوا کی ڈومر بہت عزت کرتے ہیں اور سالانہ نذر بھی دیتے ہیں

کنجر

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت | سانسیا - بیریا - دکھنی کجہرا - کنجر بہات - گجراتی مارواڑی - کنجڑ - بیریا - بنجارہ - بہنگی - بہاٹ بھاٹو - حجام - کمہار - کوچ بندی - کہار - کرناٹک - نٹ - یہہ ایک بہت مشہور لٹیری آوارہ گردہ قوم ہے - جو مذہباً اپنے کو ہندو بیان کرتی ہے تمام ہندوستان میں پائی جاتی ہے - گو یہ خیال کیا گیا ہے کہ یہہ لوگ عموماً گجرات اور مارواڑ سے جوق جوق بن کر لوٹ مار کی غرض سے مختلف ممالک میں دورہ کیا کرتے ہیں - مگر درحقیقت ان ممالک میں بھی مستقل سکونت انکی نہیں ہے -

لباس بات چیت وغیرہ - | یہ لوگ عموماً ڈاڑھی اور سر میں لانبے بال رکھتے ہیں دھوتی کرتا یا قمیص پہنے رہتے ہیں اکثر پرانی وضع کے کوٹ فیتہ دار بھی استعمال کرتے ہیں - سر پر اکثر سُرخ رنگ کی پگڑی رکھتے ہیں - گلے میں لال مونگے کے دانوں کی تسبیح ڈالتے ہیں ان کی عورتیں مارواڑی عورتوں کی طرح اونچے لہنگے پہنتی ہیں - چولی کرتی یا انگیا استعمال کرتی ہیں - زیور مثل مارواڑی عورتوں کے عموماً پہنتی ہیں - اکثر ناک میں

بلاخ اور لونگ پہنتی ہیں اور کثرت سے مسّی لگانے کے عادی ہیں۔ عورت اور مرد جوتہ پہنتے ہیں اور حقہ بھی کثرت سے پیتے ہیں۔ گانجہ بھنگ تمباکو کے بھی عادی ہیں۔ ان کی عورتیں گودہنا لگاتی ہیں ناک ٹھڈی۔ پیشانی۔ کلائی۔ سینہ وغیرہ پر گوندہ لگاتے ہیں۔ یہہ لوگ بہت لڑاک ہوتے ہیں اور آپسمیں مارپیٹ کرتے ہیں قسم کھاتے وقت گنگا یا کالکا نام لیتے ہیں اپنے مذہب میں ہر شخص کو شریک کر سکتے ہیں۔

رتبہ وطریقہ ارتکاب جرائم۔ ڈاکہ سرقہ بالجبر شارع عام مخصوص گاڑیوں کا لوٹنا نقب سرقہ مویشی ان لوگوں کا کام ہے۔ انکی عورتیں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں گاؤں اور قصبوں کی آبادی میں جاکر گاتی اور ناچتی ہے اور اس طور سے ہر قسم کے حالات معلوم کر کے اپنے مردوں کو بتاتی ہیں۔ و نیز انمیں سے کوئی ایک شخص باجازت مکھیا گاؤں کے قریب باولی یا میدان کے پاس ٹہلتا رہتا ہے جب اوسکو کوئی عورت زیور پہنی ہوئی نظر آتی ہے تو وہ اسکے پیچھے ہو لیتا ہے۔ اسکے مکان تک جاکر ضروری حالات اسِ مکان کے دریافت کر لیتا ہے۔ واپس ہو کر اپنی گروہ کو مطلع کر دیتا ہے۔ اور نہایت دلیری سے ڈکیتی کا ارتکاب کرتے۔ کلہاڑی سے دروازہ کھڑکیاں سب توڑ ڈالتے ہیں۔ سب سے پہلے عورتوں کے جسم سے زیور اتارنے کے بعد کوٹھڑیوں سے مال لیجاتے ہیں۔ زیادہ تر یہہ لوگ بہ نسبت نقب زنی کے راستوں پر مسافروں کے لوٹنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

نقب کرتے وقت بھی ان کے لوگ راستوں کا انتظام نہایت ہوشیاری سے

کر لیتے ہیں۔ اور ایک یا دو شخص ۱۲ بجے شب کے بعد مکان مقررہ پر پہونچ کر یا تو کھڑکی توڑ کر داخل ہوتے ہیں و یا عقب سے بغلی یا روالی طریقہ کا نقب لگاتے ہیں۔ ملک حیدرآباد میں جہاں تک ان لوگوں کے جرائم کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اور رپورٹیں وصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوا ہے کہ ان لوگوں نے عموماً سرقہ مویشی سرقہ غلہ و سرقہ بالجبر شارع عام کا زیادہ تر ارتکاب کیا ہے۔ اور تقریباً کل ممالک محروسہ سرکار عالی کے اضلاع میں ان کا گذر ہوا ہے۔

مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی نے انکے حالات بیان کرتے ہوے خاص طور پر سرقہ مویشی کا اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ یہ لوگ اپنے ہمراہ جو بیل و گائے رکھتے ہیں نہایت پھرتی اور چالاکی سے کسی ایک موضع کی چراگاہ سے بیل ہانک کر اپنے منڈے میں شریک کر لیتے ہیں یا اپنے بیل اون چراگاہ میں چھوڑ دیتے ہیں اور شام کو اپنے بیلوں کے ہمراہ دوسرے مویشی ہانک لاتے ہیں۔ اس مویشی کا حلیہ بدل دینے کی غرض سے دانت توڑ دیتے ہیں یا کسی بوٹی کا عرق نکالکر اور ایک کپڑا اس سے تر کر کے سینگ پر باندھتے ہیں جس سے وہ اسقدر نرم ہو جاتے ہیں اون کو ہر طریقہ پر خم کر دیا جا سکتا ہے۔ اور اوسکی وضع بدل دیتے ہیں۔ مگر جانوروں کی جب شکل بدلجائے تو اس کے شناخت کا بہترین طریقہ یہہ ہے۔ کہ اگر مالک جانور کے پاس آنکر اسکے سنگو پر ہاتھ رکھے یا چمکائے تو جانور اس سے مانوس ہو کر کھڑا رہے گا۔ دوسرا غیر آدمی کے نزدیک جانے سے بیل کان کھڑا کرتا ہے یا بیل کو اوسی گاوں کے طرف لیجائیے جہاں کا وہ ہے تو بیل اپنی گھر کو سیدھا چلا جاتا ہے۔ بیل کے

سینگو نکو توڑکر نکالدینے کا ایک اور بھی طریقہ بتلایا گیا ہے کہ ماش کے آٹے کی موٹی روٹیاں پکاکر گرم گرم سینگو نپر باندھ دیا جاتا ہے۔ اور چند گھنٹوں کے بعد سنگیں ایسی نرم ہوتی ہیں کہ ان کو بآسانی موڑ لیا جا سکتا ہے۔ پولیس میں اپنے جانوروں کی صحیح تعداد بتانیکی غرض سے کسی بیمار مویشی کو یا تو ذبح کرکے خود کھا جاتے ہیں۔ یا اوسی شب کو خود اپنا یا چوری کا مویشی دور دراز فاصلہ پر بھیجکر فروخت کردیتے ہیں تاکہ اون کے جانوروں کی تعداد برابر رہے ایک موضع کا سرقہ کیا ہوا جانور کبھی نزدیک تر موضع میں فروخت نہیں کرتے۔ اسی طرح بکرے۔ اور مرغیاں بھی چرانیکے عادی ہیں۔

ہمیشہ مال مسروقہ کو چند روز تک چھپاکر رکھتے ہیں۔ اسکے بعد وہاں کے مال مسروقہ خریدنے والوں کو بلاکر اون کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ مال فروخت کرتے وقت بکرے بطور پوجا ذبح کرتے ہیں۔ یہہ لوگ شگونوں کے بڑے پابند ہوتے ہیں۔ اگر پولیس کے پاس ہوشیار مخبر ہوں تو نہایت آسانی سے ان کے ارادوں کا پتہ مل سکتا ہے۔ یہہ لوگ عموماً شارع عام پر لوٹتے یا ڈاکہ ڈالتے ہیں ایسی حالت میں جبکہ شگون بد نکلے یہہ اسطرح کے حرکات بھی کرتے ہیں کہ اناج یا بکرے اور مرغیاں چرالاتے ہیں۔ نقب کی وارداتیں کرنے میں بھی انکی شوق بڑھی ہوئی ہے۔

پٹیل پٹواری اور گاؤں کے متمول لوگ ان سے مال مسروقہ خریدتے ہیں اگر فوری بیچنے کا موقع نہ ملے تو مال دفن کردیتے ہیں۔ اور جو وقت موقع ملتا ہے کھود کر نکال لیتے ہیں۔ ان کی تلاشی لیتے وقت اسکی سخت ضرورت

ہے کہ عورتوں کی جامہ تلاشی بھی عورت کے ذریعہ لیجائے۔ خصوصاً انکی عورتوں کے بتگے میں ایک قسم کی جیب اندر دار ہوتی ہے جسمیں چھوٹے چھوٹے زیورات چھپاتے ہیں یہہ لوگ اپنے پلنگ کی پٹیوں میں بھی مال چھپاتے ہیں اور لکڑی کے پٹیاں اور پائے کھلے ہوتے ہیں جنکے اندر مال چھپاتے ہیں۔ تلاشی کے وقت ہمیشہ عورت اور بچے ادھر اودھر بھاگنا شروع کرتے ہیں۔ اور اوسکی غرض یہ ہے کہ مال سروقہ کہیں چھپادیں یا پھینکدیں۔ اس لئے عہدہ داران پولیس کو نہایت احتیاط کے ساتھ اس کام کو انجام دینا چاہئے۔

کیکاڑی

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت	کوروا۔ کورچہ۔ یرکلہ۔ اِن کے حالات سے تجربہ کار و ممتاز عہدہ داران پولیس نے تحریر

کئے ہیں۔ چنانچہ ملک مدراس کے لئے مسٹر ملی کے مرتبہ حالات اور حیدرآباد کے لئے مسٹر گنیہ کے مرتبہ حالات نہایت بکارآمد اور لائق ذکر ہیں۔ چار نام جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ اِن سب کے قریب قریب ایک ہی معنی ہیں۔

لفظ "کورور" ٹیامل زبان میں ہاتھ دیکھہ کر حالات بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح یرکلہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ مگر یہہ لفظ تلنگی زبان کا ہے۔ اور اوسمیں کوئی شک وشبہہ نہیں ہے کہ یہہ لوگ قوم ٹیامل سے ہیں۔ اور ملک سرکار عالی میں صدہا سال ہوئے کہ مدراس سے آکر بس گئے ہیں۔ چونکہ ان کا قیام مختلف صوبہ جات ملک سرکار عالی میں ہے۔ اس لئے اس حصّہ کی

زبان کے لحاظ سے ان کا نام پڑ گیا۔ اور انہوں نے بات چیت بھی دن رکنی
حصہ جات کے زبان میں شروع کر دی۔ چنانچہ جسقدر تلنگان میں یہہ لوگ
پرکلہ کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اور زبان بھی ان کی تلنگی ہے۔ مرہٹواڑی
میں کیکاڑی کے نام سے مشہور ہیں اور مرہٹی زبان اچھی طرح بولتے ہیں۔
کوروے۔ کورچے ملک کرناٹک اضلاع سرکار عالی میں زیادہ تر پائے جاتے ہیں۔
اور وہ کنڑی زبان اچھی طرح سے بول سکتے ہیں۔ اضلاع کرناٹک میں یہ لوگ
بجنتری کیکاڑی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ یہہ فرقہ باجہ بجایا کرتا ہے۔ اور
زیادہ تر چوری وغیرہ کا ارتکاب نہیں کرتے۔ عام طور پر اضلاع انگریزی شولاپور
دہار واڑ۔ بلھاری۔ بیجاپور و بیل گاؤں کے کیکاڑی گو ہندوان کے نام سے
مشہور ہیں۔ مگر جرائم کے لئے اسکی کوئی تخصیص نہیں ہے کہ یہہ ان ہی
علاقہ میں رہکر جرائم کرتے ہوں بلکہ ایک حصہ کے لوگ دوسرے حصہ میں جرائم
کی غرض سے چلے جاتے ہیں یہہ لوگ مذہبا ہندو ہیں۔ اور ادنیٰ درجہ کی
دیوتاؤں کی زیادہ معتقد ہیں۔ اور انکی پرستش کرتے ہیں۔ ان کی عورتیں پلیا
کے نام سے ایک موم کا پتلا بنا کر اوسپر چپٹ کوڑیاں لگاتے ہیں۔ اور اسکو
ایک ٹوکری میں رکھکر پرکہ۔ پرکلی کہکر پکارتی ہیں۔ گاؤں کی عورتیں اور
مرد اونکو اپنا ہاتھ دکھلا کر فال کھلاتے ہیں۔ عورتیں چکی ٹانکنے کے بہانے
سے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور چکی ٹانکتے وقت مکان کو بھانپ لیتی
ہیں کہ راستہ وغیرہ مکان میں داخل ہونیکے کدھر سے ہیں۔

لباس و معاشرت۔ | ان کا ظاہری ذریعہ معاش ٹوکریاں بنانا ہے۔ دکن کے

اکثر بورسیہ بافی بھی کرتے ہیں۔ مرد بہت سیاہ فام ہوتے ہیں دھوتی اور پگڑی بھی باندھتے ہیں۔ ایک ایک کیکاڑی دو دو تین تین شادیاں کرتا ہے۔ عورتیں تلنگی وضع سے ساڑیاں باندھتی ہیں۔ اور دونوں ہاتھ میں پیتل کی چوڑیاں پہنتے ہیں جنگلی سور لومڑی۔ گیدڑ وغیرہ کھاتے ہیں۔ مرہٹواڑی کے کیکاڑی پان کھانے کے عادی ہوتے ہیں اور پان وغیرہ چینچی میں رکھتے ہیں اور ایک رنگین چڑم کی تھیلی بھی اکثر ان کے کندھے پر رہتی ہے۔

طریقہ جرائم۔ مسٹر گیر اور کرنل گنتھراپ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے آلہ نقب کو "سلاگول" کہتے ہیں۔ جو تقریباً چار انچ لمبا اور نوکدار ہوتا ہے ان کے کئے ہوئے نقب کا سوراخ سطح زمین سے کچھ اوپر دیوار میں ہوتا ہے موجودہ تحقیقات میں ثابت ہوا کہ یہ لوگ اب ایک ہی قسم کے نقب نہیں لگاتے ہیں۔ بلکہ سوراخ کرتے وقت اس قسم سے کیا جاتا ہے کہ آدمی آسانی سے داخل ہوسکے اندر داخل ہوجانے کے بعد مال کا سرقہ کیا جاتا ہے۔ جس طرح سے کہ دوسرے اقوام مکان واردات کو تاک کر معین کر لیتے ہیں ان کو اسکی پروا نہیں بجز موسم برسات کے ہر موسم میں یہ لوگ جرائم ڈکیتی۔ نقب زنی۔ سرقہ کا ارتکاب نہایت دلیری سے کرتے ہیں۔ اور موسم برسات میں گاؤں سے باہر عارضی جھونپڑیاں ڈالکر جاڑوں اور گرمیوں کی کمائی کھاتے ہیں۔ ہر عہدہ دار کو توالی اپنی مرتبہ حالات میں اسکو تسلیم کر لیا ہے کہ ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کے لئے پہلے سے ضلع مشخص کر لیا جاتا ہے۔ اور اپنی قیام گاہ سے سو یا ڈیڑھ سو میل دور چلے جاتے ہیں واردات کا ارتکاب کر کے

واپس ہوتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں یہہ لوگ صرف لاٹھیاں لیکر ڈکیتی کے ارتکاب
کے لئے جاتے تھے مگر موجودہ زمانہ میں یہ لوگ کلہاڑھی تلوار اور بندوق اور
گوپن کابھی استعمال کرتے ہیں۔ دیوار پر سیڑھی لگا کر مکان کے اندر داخل
ہوجاتے ہیں سیڑھی کیلئے کسی قریب جگہ سے کچی لکڑی ببول وغیرہ کی
کاٹ کر سیڑھی بناتے ہیں۔ واردات کے وقت مکان میں اگر کوئی کھانیکی
چیز ہمدست ہوتی ہے تو اوسکو کھا لیتے ہیں اور موقع واردات پر پاخانہ بھی
پھیر دیتے ہیں۔ یہہ ایک اچھا شگون مانا جاتا ہے۔ یہہ لوگ شگون کے قائل
ہوتے ہیں۔ واردات کا ارتکاب کرنے کے بعد بنجارے جیسے تھیلیاں
رکھتے ہیں اسی وضع کی ایک آدھ تھیلی چھوڑ جاتے ہیں۔ تاکہ پولیس کو
اس کا دھوکہ ہو کہ واردات کا ارتکاب بنجاروں نے کیا ہے۔ پٹاخے بھی وقت
واردات چھوڑتے ہیں۔ تاکہ گاؤں والے یہ سمجھیں کہ یہہ لوگ مسلح ہیں۔ ڈاکہ
کرتے ہی فوراً چلدیتے ہیں اور پھر اپنا لباس اصلی پہن لیتے ہیں جب کوئی
مکان معین کر لیا جاتا ہے۔ کہ اوس شب وہاں ڈاکہ کیا جائے تو پہلے ایک
یا دو آدمی اوس مکان کو اچھی طرح جانچ لیتے ہیں۔ اور کل راستوں کو
پہچان رکھتے ہیں اپنے قیام گاہ پر جو اوسوقت ایک دو میل گاؤں سے
ہوتی ہے ٹھہر کر بکرا خرید کر اوس کو ذبح کرنے کے قبل اس کے اوپر
ہتیار وغیرہ رکھکر پوجا کرتے ہیں۔ معمولی وقت ڈاکہ کا (۸) بجے شب
قرار دیا جاتا ہے۔ گروہ مسلح ہوکر اولاً راستوں کا انتظام کر لیتے ہیں۔
گروہ میں سے چار یا پانچ تجربہ کار شخص مکان میں داخل ہوکر مال لوٹ لیجاتے ہیں

اور واپس مقام مسکونہ ہوتے ہیں۔ اس مال کو زمین میں دفن کر دیتے ہیں
یہ لوگ شراب خوار بھی بہت زیادہ عادی ہوتے ہیں۔ اکثر وارداتوں کے وقت
ان کے ساتھ دو عورتوں کا جانا بھی معلوم ہوتا ہے۔ گاؤں سے باہر جو لوگ
واردات کرنے جاتے ہیں ان کے کپڑے وغیرہ لیکر عورتیں رہتی ہیں۔ یہ گاؤں
کی عورتیں بھی مانگ گاروڑیوں کی عورتوں کے موافق پولیس کو ڈرانیکے
لئے شیر خوار بچوں کو زمین پر پٹک دینے وغیرہ کی دھمکی دیتی ہیں۔ گیکاڑیوں
کی وارداتیں مندرجہ ذیل طریقوں سے معلوم ہو سکتی ہیں جنپر اکثر شبہ ہوتا
ہے کہ ان وارداتوں کے مرتکب گیکاڑی ہوں گے۔

(۱) تازہ ببول کے لٹھ اگر موقع واردات پر پائے جائیں۔

(۲) جب پٹاخے چھوٹتے ہوئے پائے جائیں۔

(۳) واردات کرتے وقت دوسرے اقوام کی طرح بات چیت کرنا اور
لب ولہجہ اوس قوم کا بنانیکی کوشش کرنا۔ موجودہ تحقیقات میں ثابت ہوا ہے
کہ مسلمانوں کی سی اردو زبان یہ کرتے تھے۔ تاکہ مسلمان اشخاص پر واردات
کرنے کا شبہ پیدا ہو۔

مانگ گاروڑی

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت و زبان

ان لوگوں نے آج تک اپنی کوئی دوسرا نام نہیں رکھا اور نہ عام طور پر رعایا نے ان کو
کوئی اور لقب دیا۔ بلکہ ہر ملک میں یہ مانگ گاروڑی یا گاروڑی کے نام سے

پکارے جاتے ہیں - یہہ لوگ بالکلیہ خانہ بدوش ہیں اس کا ثبوت بہت سارے
حالات مرتبہ سے ملتا ہے کہ کسی ملک میں انکی نسبت یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ یہہ
وہاں کے متوطن ہیں بلکہ ہر جگہ یہہ خانہ بدوش ہی ثابت ہوئی ہیں ملک حیدرآ
میں مثل دیگر خانہ بدوش اقوام کے یہہ لوگ بھی کیجانب سے وارد ہوئے ہیں -
اس ملک میں زیادہ تر اضلاع مرہٹواڑی اور کرناٹک میں ان کا قیام رہا ہے
مرہٹی زبان یہہ اچھی طرح بولتے ہیں - اور تھوڑی بہت اردو بھی ٹوٹی پھوٹی
بولتے ہیں - تجربہ سے حقیقتاً ان کا کوئی مذہب معلوم نہیں ہوتا -

لباس و معاشرت - | اس فرقہ کے لوگ عموماً ورزشی اور بلند قامت ہوتے ہیں
اور ان کا لباس دوسرے پیشہ ور کرتب کرنے والوں
اور نٹ وغیرہ کی طرح ہوتا ہے - مردوں کا عام لباس ٹانگوں میں تنگ
بھورا جانگیا - کمر میں پھندنے دار پٹکہ سر پر لٹ پٹی بڑی پگڑی - کندھے پر ایک
میلہ کچیلا کپڑا - بعض کانوں میں بالے اور گردن میں پوت کے لچھے اور تسبیح
کی شکل دانے ڈالتے ہیں - عورتیں عموماً زرد رنگ کی چولی پہنتی ہیں اور ساڑی
تلنگانہ کے عورتوں کی طرح باندھتی ہیں سر کے بال عموماً پریشان رہتے ہیں
جب کبھی ان کے خانہ تلاشی کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی عورتیں غیظ
و غضب سے اپنے شیر خوار بچوں کی ٹانگیں پکڑ کر پھرانا شروع کرتی ہیں ا
خوف دلاتی ہیں کہ اگر اہالی پولیس فوراً نہ ہٹ جائیں گے تو وہ بچوں کو ہلا
کر ڈالیں گے -

طریقہ جرائم - | مرد عورت اور بچے سب خفیف چوریوں کے عادی ہوتے ہیں

خصوصاً بھینسیں چرانے میں اور زہر سے ہلاک کرنے میں ان کو خاص مشاقی ہے
مانگ گاروڑیوں کی عورتیں مردوں سے زیادہ چوری میں مشاق ہوتی ہیں۔
یہہ بحیلہ گدائی مکان میں داخل ہوتی ہیں۔ اگر کوئی مکان اتفاق سے خالی
ملگیا تو اوسکا قفل توڑکر سرقہ کی مرتکب ہوتی ہیں۔ بازار اور جاتراؤں میں
یہہ عورتیں میلے لباس میں بچوں کو لیکر بھیک مانگتی پڑے پھرتی ہیں۔ اور
دوکاندار کو غافل پاکر سرقہ کرتی ہیں زیادہ تر عورتیں بھی مال مسروقہ کو فروخت
کرتی ہیں۔
سنگین وارداتوں میں سے یہہ صرف سرقہ بالجبر کرتے ہیں اور بطور معمولی شارع عام
پر مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔ اناج چرانے میں بھی یہ لوگ بڑے مشاق ہیں نقب
کی داروائیں یہہ کبھی نہیں کرتے۔ اور نہ ان کو اسمیں ملکہ ہے۔ بھینسیں جو وقت
جنگل میں چرانے کے لئے جاتی ہیں اوسی وقت اس جرم کا ارتکاب کرتی ہیں۔
سرقہ کرنیکے بعد اونکی سینگ اور بال وغیرہ اس ہوشیاری اور چالاکی سے
تراشتے اور کاٹتے ہیں اور اونکی صورت اسطرح بدلدیتے ہیں کہ اون کے
مالک بھی اونکو نہیں پہچان سکتے۔ یہہ جانور فروخت کی غرض سے دور دراز
مواضعات میں بھیجدئے جاتے ہیں۔ غلہ کی تیاری کے زمانہ میں ہمیشہ یہ غلہ
چرالاتے ہیں اور اپنے فرودگاہ کے نزدیک کڑبی کی گریوں میں اوسے چھپادیتے
ہیں۔ دوسری قسم کا مال مسروقہ جو رہزنی وغیرہ میں اون کو مل جاتا ہے۔ اکثر
ان کی عورتوں کے پاس یا بار برداری کی بھینسوں کے خورجیوں میں رہتا ہے
مانگ گاروڑی بڑے نشہ باز ہوتے ہیں اور ان کا مال مسروقہ ہمیشہ کلالوں کے ہاتھ

فروخت ہوا کرتا ہے۔ ان کی عورتیں اور بچے بھی پرلے درجہ کے چور ہوتے ہیں۔ یہہ بازاروں اور دوکانوں کے آس پاس پھرا کرتے ہیں جب کبھی کسی دوکاندار یا اور کسی مسافر کو راستہ پر غافل پاتے ہیں تو فوراً اوسکی آنکھ بچا کر اوسکا جو کچھ سامان اون کے ہاتھ آئے اوڑا لیتے ہیں۔ الغرض یہہ لوگ چھوٹے اور بڑے گروہوں میں اپنے نائکوں کے ہمراہ بے دھڑک ایک موضع سے دوسرے موضع میں سفر کیا کرتے ہیں اور بظاہر کھیل کرتب بتلا کر اپنی گذر اوقات ہونا بیان کرتے ہیں۔ حقیقتاً اِن کی گذر اوقات ہمیشہ جرائم سے ہوا کرتی ہے۔

یہہ لوگ دفعات انسدادی میں چالان ہونے سے بہت خوف کرتے ہیں۔

مُلتانی

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت	بنجارہ اور کنجڑ کہتے ہیں۔ لکھیری اور لکری کے نام سے بھی یہہ مشہور ہیں یہہ قوم درحقیقت غیر ملکی خانہ بدوش

ہے۔ مگر ملک حیدرآباد میں ان کو وارد ہو کر ایک عرصہ دراز گزرا۔ درحقیقت یہہ لوگ مُسلمان بنجارے ہیں۔ رسم ورواج اور زبان تک بنجاروں کی استعمال کرتے ہیں یہہ لوگ برائے نام مُسلمان پائے جاتے ہیں۔ حقیقتاً مذہب سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرح ڈاڑھیاں رکھتے ہیں۔ اور لباس بھی عام طور پر دیہاتی مسلمانوں کا پہنتے ہیں غیر ملکی ملتانی اکثر راجپوتانہ۔ بھوپال اور بڑودہ کی جانب سے وارد ہوا کرتے ہیں۔ ایک عرصہ دراز سے ان کی آمد و رفت کا کوئی سلسلہ نہیں ملتا۔ بجز اس کے مشتہر ہونے کے بعد ان پر شدت سے نگرانی

رکھنے اور آوارہ گردی سے روکنے کے بعد۔ ان کو ملک سرکار عالی میں اضلاع بیدر اور بیڑ میں مستقل طور پر ٹھیرا دیا گیا جسکے بعد سے ان کے متعلق کوئی شکایت نہیں سنی گئی ۔

لباس، بات چیت وغیرہ۔ مرد و زن باقی مسلمانوں کا سا لباس پہنتے ہیں اور بعضوں نے بالکل چارن بنجاروں کی طرح ڈاڑھی منڈھوانا اور گلے میں زنار پہننا شروع کردیا ہے تاکہ انکی قومیت کا پتہ نہ لگ سکے عورتوں کا لباس بالکلیہ بنجاری عورتوں کا سا ہوتا ہے ۔ صرف فرق اتنا ہے کہ یہہ عورتیں پیتل کا زیور زیادہ مقدار میں جیسا کہ بنجاروں کی عورتیں پہنتی ہیں استعمال نہیں کرتیں ۔ ان لوگوں میں بھی ٹانڈے ہوا کرتے ہیں اور مثل بنجاروں کے ایک نائک تانڈہ کا ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔

ارتکاب جرائم کے طریقہ وغیرہ ملتانی اعلیٰ درجہ کے ڈاکو رہزن اور سارق ہوا کرتے ہیں۔ نقب زنی میں ان کی نسبت نہیں سنا گیا کہ یہ کبھی اوس کے مرتکب ہوئے ہوں ۔ افیون کا سرقہ نہایت سفاکی اور بے باکی سے کرتے ہیں۔ ڈکیتی کے ارتکاب کے لئے یہہ لوگ اپنے مقامات چھوڑکر سو سو میل چلے جاتے ہیں ۔ بعض اوقات راستہ میں رعایا کے بیل چرا کر ذبح کر ڈالتے ہیں اور اوس کے گوشت پر چند روز زندگی بسر کرتے ہیں ۔ ڈاکہ کرنیکے بعد اوس مقام سے فوراً چلے جاتے ہیں ۔ اور بڑی بڑی منزلیں طے کرکے اپنے قدیم پڑاؤ سے بہت دور نکل جاتے ہیں ۔ یہہ بھی ایک طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ یہہ لوگ تو واردات کرنیکے لئے روانہ ہوتے ہیں اور اپنی

عورت اور بچوں کو کہہ جاتے ہیں کہ فلاں روز فلاں مقام اور جنگل میں وہ قیام پذیر رہیں تاکہ یہہ لوگ واپسی پر اون سے وہاں آکر ملیں ۔ محکمۂ خفیہ پولیس حیدرآباد کو نیز پولیس مقامی کو ان کے حالات اچھی طرح معلوم ہیں اور عموماً اہالی کوتوالی ان کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اسلئے ان کے حالات کو طوالت دینا بے ضرورت ہے ۔

وڈر

کن ناموں سے مشہور ہیں اور مذہب	وڈروں کی دو طرح پر تفریق کیگئی ہے یعنے بنڈی یا گاڑی وڈر اور منو یا مٹی وڈر ۔ کل وڈر ۔

پا تھرڈ ۔ جانتی ۔ یا داگٹری وڈر ۔ مدراس میں اِلشو رائے کے نام سے مشہور ہیں یہہ ملک دکن کے تقریباً کل حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں یہہ لوگ مزدوری اور گتہ پر تالاب اور کنوئیں کھودتے ہیں اور سڑکیں بھی بناتے ہیں ۔ آبادی سے دور جھونپڑیاں ڈالکر ٹھیرتے ہیں ان لوگوں کے جسمانی قویٰ مضبوط ہوتے ہیں ۔ اور یہہ مذہباً ہندو ہیں اور وشنو کی پوجا کرتے ہیں ۔ زیادہ تر یلما دیوی کی پرستش کرنیوالے ہیں تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ لوگ ابتداً مدراس سے ملک سرکار عالی میں پہونچے ہیں ۔ یہہ لوگ ہر قسم کا گوشت کھاتے ہیں ۔ حتےٰ کہ چوہے اور گھونس تک نہیں چھوڑتے ۔ دوسری رذیل قوموں کی طرح یہہ لوگ بھی نشہ کے بڑے عادی ہوتے ہیں ۔

لباس اور بات چیت وغیرہ	یہہ لوگ مثل دیگر ارذل اقوام کے پوری طرح پر

جسم نہیں ڈہانپتے ہیں صرف ایک دھوتی یا چڈی ۔ ایک کرتہ اور کاندہے پر میلا

پھیلا کپڑا اڈال لیتے ہیں سر پر بھی پگڑی باندھتے ہیں جوتہ کبھی نہیں پہنتے عورتیں ساڑیاں باندھتی ہیں۔ اور چولیاں نہیں پہنتیں۔ کانچ کی چوڑی کبھی سیدھے ہاتھ نہیں پہنتیں۔ بنڈی وڈر موضع کے باہر جھونپڑیوں میں ٹھیرتے ہیں اور ان کے ساتھہ عورت بچے سب شریک رہتے ہیں۔ چھوٹے چاک کی بنڈیاں ہمراہ رکھتے ہیں۔ ان کے کیمپ کو گمپو کہا جاتا ہے اور ان میں بھی ایک نائک یا پیدا وڈر ہوا کرتا ہے۔ آپسمیں یہ لوگ ٹوٹی پھوٹی تلنگی زبان بولتے ہیں۔ یہہ لوگ مرہٹی اور کنڑی بھی جانتے ہیں جب ایک گروہ کو یہہ تبلانا منظور ہوتا ہے کہ فلاں راستہ سے اوس نے سفر کیا ہے تو ہر موڑ پر وہ پاؤں سے ایک آڑی لکیر بنا دیتا ہے جس کے سرے پر پاؤں کا نشان اوس طرف کو بنا دیتا ہے کہ جس طرف وہ گیا ہے تاکہ دوسرے آنیوالے گروہ کو اوسکے نقل وحرکت کی اطلاع رہے۔

طریقہ ارتکاب جرائم وغیرہ۔ یہہ لوگ ہمیشہ سنگین وارداتوں کے عادی ہوتے ہیں۔ مکان اور راستوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں نقب زنی میں کامل مہارت رکھتے ہیں۔ ان کی عورتیں اور بچے بھی چھوٹے چھوٹے جرایم۔ خفیف مال کا سرقہ اور میلہ جات میں چوریاں کرتے ہیں۔ اکثر اوقات جب گاؤں کے قریب یہہ لوگ اوترتے ہیں موسم گرما میں جب کہ اہالی موضع باہر سوتے ہیں تو اون کی عورتوں کے جسم پر سے زیور اتار کر چل دیتے ہیں۔ جرائم کرتے وقت دوسرے اقوام ہنود کو بھی اپنے گروہ میں بلاتعصب شریک کرلیا کرتے ہیں۔ ڈاکہ کرتے وقت ضروری اطلاعات بدمعاشان موضع سے دوستی پیدا کرکے حاصل کرتے ہیں۔ یا اُن کی عورتیں اور بچے مکانوں میں داخل ہوکر

چکلیاں ٹانکنے کے حیلہ سے اچھا مکان تاک لیتے ہیں اور اسکی اطلاع اپنے مردوں کو دیتے ہیں اس اطلاع کے پہونچنے پر وہ گروہ اوس موقع سے ہٹ کر دور دوراز جنگل میں جاکر قیام کرتا ہے اور دس یا اوس سے زیادہ اشخاص اوس گروہ کے یا اور مختلف گروہوں کے مل کر ڈاکہ ڈالنے کا تصفیہ کر لیتے ہیں و موقع واردات کے قریب پہونچنے پر نائک یا پڈا واڈہو لوگوں کو مختلف کاموں پر مقرر کرتا ہے چند پتھر پھینکنے پر مقرر کئے جاتے ہیں۔ چند راستہ کے حفاظت کی غرض سے کھڑے کئے جاتے ہیں اور چند مضبوط و دلیر بسر کردگی نائک مکان میں داخل ہوتے ہیں منہ پر ڈھاٹہ لپیٹ تے ہیں اور دھوتیوں کو اوپر اوٹھا کر کمر میں باندھ لیتے ہیں ہاتھوں میں لاٹھی اور پتھر لے لیتے ہیں ایک یا دو مشعل بھی روشن کر کے ہمراہ رکھتے ہیں۔ مال لوٹنے کے بعد چل دیتے ہیں پان سپاری کی تھیلیاں جو اکثر بنجارے استعمال کرتے ہیں موقع واردات پر چھوڑ جاتے ہیں تاکہ پولیس کو بنجاروں کا شبہ ہو۔ واپسی پر اگر مقابلہ کیا جائے تو دلیری سے بھڑ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ قتل بھی واقع ہو جاتا ہے ہمیشہ ایک واردات کرنے کے بعد اوسی وقت دوسری نہیں کرتے وڈروں کے کئے ہوئے نقب پر اگر تھوڑا سا بھی غور کیا جائے تو بہ آسانی تمیز ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بجائے کسی آلہ نقب کے اکثر ان کے نقب سبل سے ہوا کرتے ہیں نقب ہمیشہ مکان کے عقب میں یا پہلو میں بنیاد کے قریب ہوتی ہے اور بالعموم سبل کے نشان اوسکے پہلو میں نظر آتے ہیں۔ پختہ اور اینٹ کے مکانوں میں چھری سے پتھر یا اینٹ کا چونہ یا

مٹی کھرچ کر علیحدہ کیا جاتا ہے اور مکان والے اکثر چوہے وغیرہ کے کھودنے
کا خیال کرتے ہیں مگر درحقیقت یہی آواز اسی چونہ اور مٹی کے نکالدیئے
جانیکی ہوتی ہے مال مسروقہ فوراً ایک یا دو معتبر اشخاص کے ہاتھ کھیت یا جنگل
میں یا اور کوئی مناسب جگہ میں جو ان کے کیمپ سے بہت دور نہ ہو ق
دفن کر دیتے ہیں اور بعد میں کسی شناسا سنار - ساہوکار - یا شراب فروش
کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں زیورات کی بھی تقسیم نہیں کرتے بلکہ عموماً اسکو
فروخت کر کے نقد روپیہ تقسیم کر لیتے ہیں نائک اور مال مسروقہ کی حفاظت
کرنے والا زیادہ حصہ کا مستحق سمجھا جاتا ہے ۔

نیا دیواڑ یا نادیواڑ

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت وغیرہ	ان کے تین فرقہ ہیں رڈی یا نادی - چالا یا یا چیٹلہ نیادی اڑدہی نیادی کے

ناموں سے مشہور ہیں - یہہ بالکلیہ غیر ملکی اضلاع گوداوری - کرشنا - نلور
ملک مدراس کی مشتہرہ جرائم پیشہ قوم ہے اور ان ہی اضلاع سے ممالک
محروسہ سرکار عالی میں ان کا وارد ہونا پایا جاتا ہے -
یہہ درحقیقت پولی کٹ جھیل کے جنگلوں کے قریب رہنے والے ہیں - رڈی
یعنے کنبیوں نے ان پر حملہ کر کے اور شکست دیکر ان کو اپنا غلام بنا لیا اور عام طور
سے - رڈی ان کو کھانا پکانے پر نوکر رکھتے ہیں - ملک سرکار عالی کے اکثر اضلاع
تلنگانہ میں اکثر پٹیلوں نے ان کو حفاظت کی غرض سے اپنے یہاں ملازم رکھا ہے

کیونکہ عادتاً یہہ بہت دل برا اور جری ہوتے ہیں۔

لباس زبان وضع قطع وغیرہ۔ یہہ بگڑی ہوئی تلنگی زبان بولتے ہیں۔ ان کا ناک نقشہ چینیوں سے ملتا جلتا ہے یعنے چپٹے منہ۔ چھوٹی اور پتلی ٹھڈی۔ ہلکی مونچھیں۔ اور کچی ڈاڑھیاں ہوتی ہیں عورتوں کے ناک نقشہ مردوں سے کسی قدر بہتر ہوتے ہیں۔ لیکن سب کی صورت سے وحشت برستی ہے۔ اور تلنگی عورتوں کی طرح ساڑیاں باندھتی ہیں۔ مرد لنگوٹی اور بعض دھوتی پہنتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم۔ یانادی وحشی قوموں کے وید اور حکیم بھی ہیں۔ جڑی بوٹیوں سے امراض کا علاج اچھا کرتے ہیں۔ جڑی بوٹی کھودنے کیلئے ان کے یہاں ایک آلہ ہوتا ہے جسکو وہ ِسکّا و کول کہتے ہیں یہہ آلہ درحقیقت نقب زنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اوس سے نہایت تیزی کے ساتھ دیواروں میں سوراخ کر لیتے ہیں۔ اکثر ایک شب میں متعدد نقب کئے جاتے ہیں۔ نقب زنی کے لئے عام طور پر چاند کی ابتدائی تاریخیں مبارک و مناسب سمجھی جاتی ہیں۔ یہہ لوگ اقبال جرم فوراً کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنے ساتھیوں کے نام کبھی نہیں بتاتے۔ ان کی عورتیں شادی کے موقع پر چرایا ہوا زیور اور کپڑے بے غل وغش استعمال کرتی ہیں۔

مال مسروقہ زیادہ تر کلال کے پاس فروخت کیا جاتا ہے اور یہی کلال ضرورت کے وقت ان کے پاس رسد بھی پہونچاتے ہیں۔ یہہ لوگ ڈکیتی اور سرقہ بالجبر بھی کرتے ہیں۔ اور نہایت بیرحمی سے پیش آتے ہیں اور اکثر یہہ لوگ

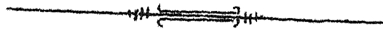
کیکاڑیوں کے ساتھ اور ان جرائم میں شریک ہو جاتے ہیں جو اس وقت تک
کیکاڑیوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہہ کیکاڑیوں کا
لباس پہنکر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تاکہ کیکاڑیوں پر شبہ ہو۔ ضروری
اطلاعات کے حاصل کرنے میں ان کو یہہ آسانی ہے کہ ان کے رشتہ دار
جو کاولکاری کی خدمت پر مقرر ہوتے ہیں خبر دیدیا کرتے ہیں۔ جہاں تک
امکانی کوشش ان کے ترک جرائم اور اصلاح کے متعلق تھی وہ کیگئی مگر تجربہ
سے ثابت ہوا کہ یہہ اپنی وحشیانہ حرکتوں سے باز نہیں آتے اور ان میں
کسی اور پیشہ کے اختیار کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

ملک سرکار عالی میں یہہ لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے مشتہر کرائے گئے
اور پولیس کو ان کے حالات سے ہر وقت باخبر رہنا چاہئے۔ خصوصاً جو کاولکا
اور سیت سندھیوں کی حیثیت سے ملازم ہیں ان کے نقل و حرکت پر ہر وقت
نظر رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہہ لوگ وارداتیں کرنے کے بہت بڑے باعث سمجھے
جاتے ہیں فقط

حصۂ دوم

حالاتِ غیر مشتہر اقوام جرائم پیشہ

ملک سرکار عالی



بھر تراس

کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ

اوداسی - تیلی - راجہ جیینی برہمن - راگھی برہمن گرنتھی - کے ناموں سے پیشہ ور اپنے کو تبلاتے ہیں یہ لوگ خاص سیالکوٹ ملک پنجاب کے رہنے والے بھکاری ہیں مگر بھیس بدلنے میں نہایت ہی چالاک قوم سے ہیں - ہندوستان کے جملہ ممالک میں خانہ بدوش پڑے پھرتے ہیں - اور بیان کرتے ہیں کہ پندرہویں صدی میں جبکہ یہ لوگ ملک سیلان میں تھے اور گرونانک کا زمانہ تھا ان کی قوم کا سردار مسمی چنگا بھرترالے مذہب سکھہ قبول کیا - چنانچہ گروگوبندجی نے جو کتاب گرنتھہ تصنیف کی ہے اسمیں اسکا بھی تذکرہ کیا ہے -

یہ لوگ اپنے کو برہمن بدرجۂ اعلیٰ سمجھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ بجز ان کے سکھہ لوگ دوسرے کو خیرات دینے کے مجاز نہیں ہیں اور گروگوبندجی نے انہیں کو زیادہ ترحق دار ومستحق تبلایا ہے -

لباس وضع قطع وغیرہ

برہمن بھرتراس اکثر پاک وصاف لباس میں نکلتے ہیں - یورپین وضع کے چھوٹے کوٹ زیادہ تر استعمال کئے جاتے ہیں اور یہ لوگ

نجومی کہلاتے ہیں۔ اُوداسی۔بہرتراس سادہوان کا لباس پہنتے ہیں۔ اور نام کے بعد لفظ داس لگاتے ہیں۔

مثلاً پورن داس۔ اشار داس وغیرہ۔ ماتھے پر تلک لگاتے ہیں۔ سفید یالعل یک کھڑی لکیر ہوتی ہے۔ اکثروں کو دیکھا گیا ہے کہ بعوض یک لکیر کھینچنے کے تمام پیشانی کو بھورا یا زرد کر لیتے ہیں گیرو کے رنگ کا لانبا کرتہ پہنتے اور ننگے سر لانبے بال مثل گوسائیوں کے رکھتے ہیں۔ بعض صرف ایک لنگوٹی لگا کر بھبوت تمام جسم میں مل لیتے ہیں۔ بعض بالکلیہ سکھوں کا لباس پگڑی وغیرہ کل ضروری چیزیں استعمال کرتے ہیں۔

کیفیت جرائم وغیرہ۔

جہاں تک تجربہ ہوا ہے یہ لوگ دغا و فریب سے لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اپنے نزدیک خیال کرتے ہیں کہ یہ جرم نہیں ہے۔ بلکہ عوام الناس اپنی خواہش سے اُن کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں درحقیقت دیکھا جاوے تو یہ مختلف طریقوں سے دغا اور دھوکہ دیکر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ عوام الناس کو یہ باور کراکے کہ یہ بڑے نجومی ہیں۔ ہاتھ اور زائچہ وغیرہ دیکھ کر دنیا بھر کے نئو اور جھوٹ باتیں بناتے ہیں اور ستارے درست کرنے کی غرض سے روپیہ اور زیورات لیکر چلدیتے ہیں۔ بعض یہ بیان کرکے چندہ وصول کرتے ہیں کہ ہم متبرک مقامات سے آرہے ہیں۔ اور وہاں دیول اور دہرم سالہ نہونیکی وجہ سے خلق اللہ کو سخت تکلیف گذر رہی ہے لوگ ترس کھا کر اور سچ سمجھکر چندہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ اُس تمام روپیہ کو ہضم کر لیتے ہیں۔ گاؤں اور قصبہ کے باہر اترتے ہیں۔ گروجی یعنے

انکا سرغنہ تنہا یا دو چار ساتھ اور اس کے پیچھے نکلکر گاؤں یا قصبہ میں جا کر یہ
باور کراتے ہیں کہ اگر وہی بات نہیں کرتے اور کچھ نہیں لیتے ہیں اگر
کسی مراد مند سے کوئی بات کرلیا تو پھر اوس کی مراد بر آنے سے پہلے لوگوں
کو بہکا کر ان سے روپیہ اینٹھ لیتے ہیں۔ اور گروہ سے ایک آدھ ایسے شخص
سے بات کرا دیتے ہیں [illegible] ان لوگوں کے او [illegible] وہ [illegible] کے ہیں
پولیس کو [illegible] جماعت [illegible] کے بعد ان سے باخبر رہنا چاہئے۔ بلکہ انکا
خفیہ تعاقب اور نگرانی رکھنا چاہئے۔

سنوریہ

اس جماعت کے لوگ اپنے کو جتیہ رودیہ کے	اور کن ناموں سے مشہور ہیں وغیرہ۔

نام سے بھی مشہور کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ
کوئی قوم نہیں ہے۔ بلکہ ایک جماعت جرائم پیشہ اشخاص کا ہے جسمیں ہر ذات
اور ہر قسم کے ہندو شامل ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ
حجام تک شریک گروہ پایا گیا ہے۔

یہ سنوریہ بندھیل کھنڈ کے رہنے والے ہیں۔ یہ کل ہندوستان میں دورا کیا
کرتے ہیں۔ ڈکیتی سرقہ بالجبر سنگین وارداتوں کا ارتکاب نہیں کرتے بلکہ
جہاں تک تجربہ سے ثابت ہوا ہے یہ دل کھولکر جیب کترتے اور پوٹلی بازی میں
اول درجہ کے مشاق ہیں۔ بعض اوقات نقب بھی بروز روشن کرتے ہیں۔
غروب آفتاب سے طلوع تک چوری کرنا عقیدتاً برا سمجھتے ہیں۔

لباس وبات چیت وغیرہ

عموماً کرتہ - پگڑی اور دھوتی باندھتے ہیں - اور اردو بات چیت دیہاتی وضع سے کرتے ہیں - کوئی تخصیص لباس میں نہیں البتہ سُرخ کہاروے کا تھیلا ضرور رکھتے ہیں اور یہہ ہی یک علامت ہے جس سے وہ پہچانے جا سکتے ہیں -

طریقہ جرائم وغیرہ -

یہہ بذریعۂ ریل سفر کر کے مختلف ٹکڑیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں - ہولی کے قبل اپنا دورہ کرتے ہیں - اور ہمیشہ ہولی کے ایام اپنے گھروں پر رہکر بسر کرتے ہیں - اور مال سروقہ سے جسقدر روپیہ حاصل کیا جاتا ہے بانٹل وغش اس سے استفادہ حاصل کرتے ہیں - یہہ پیشہ ور چور بڑے بڑے جاترا اور میلوں بازاروں میں پائے جاتے ہیں - مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع نے ان کے حالات نہایت دلچسپی کے ساتھ مرتب کئے ہیں - جسوقت آپ ٹھگی ڈکیتی بندیل کھنڈ میں کارگزار تھے - جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر یہ مجمعوں اور میلوں میں جیب کترلے اور بچوں کے جسم سے زیور اتارے اور اون کپڑوں اور زیورات کے چورانے میں جو نہاتے وقت ندی کے کنارے مرد و مند رکھدیتے ہیں بڑے مشاق ہیں - مرد ان کے عمدہ لباس میں ایک یا دو دوکانوں میں سامان خرید نے کی غرض سے سائنہ شروع کرتے ہیں - اور دوکاندار کو خوب باتوں میں لگاتے ہیں ان کے ہمراہی چھوکرے آنکھ بچا کر اور منتخب شدہ سامان سے جو کچھ ہاتھ لگے نہایت چالاکی سے اوڑا لئے جاتے ہیں اور دوسرے اشخاص جو کسی قدر فاصلہ پر کھڑے رہتے ہیں ان کے حوالہ کر دیتے ہیں - وہ فوراً اپنی اس سامان کو فروخت کر دیتے ہیں

اور ہمیشہ سے یہہ ان کی عادت ہے کہ مال مسروقہ کے خریدار کو پہلے سے ٹھیرا رکھتے ہیں - تاکہ وہ مال اسیوقت بلا تعرض خرید کرلے - الغرض پولیس کو ہمیشہ جاتراؤں - میلے - اور بڑے بازاروں میں انسے غافل نہ رہنا چاہئے - اور ہر وقت گشت لگاکراون کو گرفتار اور دفعات الانسداد ی میں چالان کرنا چاہئے جس سے یہہ بیحد خوف کرتے ہیں -

مینا

اور کن ناموں سے مشہور ہیں وغیرہ اور مذہب وغیرہ -	یہہ لوگ بجز اس نام کے اور دوسرے نام سے نہ مشہور ہیں و نہ پکارے جاتے ہیں - یہہ ایک فرقہ اہل ہنود سے ہے جو ملک راجپوتانہ کے دیسی

ریاستوں یعنے الور - جیپور - بیکانیر - مینھا - بھرت پور - واضلاع دہلی روہتک گرگاوں - ملک پنجاب میں بسے ہوئے ہیں - اور باشندے بھی انہیں ممالک کے ہیں

لباس بات چیت وضع قطع وغیرہ -	جب یہہ مارواڑی برہمن بھیس لیتے ہیں تو ریشمی اور لوٹا اور لوہے کا توا اور وہ اشیا جو پوجا

میں استعمال کیجاتی ہیں - ساتھ رکھتے ہیں اور پیشانی پر تلک لگاتے ہیں - اور آپسمیں مارواڑی زبان میں بات چیت کرتے ہیں یہہ گوڑ برہمن کا بھیس بھی لیتے ہیں - اور بیان کرتے ہیں کہ وہ رسوئیا کا کام جانتے ہیں اور یہہ کہ وہ کسی مارواڑی سیٹھ کے پاس اس کام پر نوکر ہیں - برار میں مارواڑی مینوں کو چوکیداری پر مقرر کیا جاتا ہے - اور جب وہ اس خدمت پر وہاں



نوکر ہوتے ہیں تو ایمانداری سے رہتے مالک کے مال کی بخوبی نگہبانی کرتے ہیں۔
جوتوں کی نوک کترڑاتے ہیں۔ یہہ لوگ زبان مارواڑی ونکی سی کرتے ہیں۔ ہندی
اور اردو میں بھی بات چیت کرنے کی اچھی مہارت رکھتے ہیں بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ
اپنی قومیت چھپانیکی غرض سے کسی اصلی برہمن کو اپنے ہمراہ رکھ لیتے ہیں۔ تاکہ لوگونکو
ان کے گروہ پر کوئی شبہہ نہو۔ عموماً عورتیں ناک چھدا کر نتھ پہنتے ہیں۔ مگر یہہ صرف
انہی اشخاص کی عورتونمیں رواج ہے کہ وہ ناک نہیں چھدواتیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم رقبہ وغیرہ۔ یہہ فرقہ نہایت مخدوش جرائم پیشہ کاستے اوران کا
نقب کیا ہوا آسانی سے شناخت ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہہ لوگ اکثر بغلی نقب کیا کرتے
ہیں۔ اور بعض اوقات چھت میں سوراخ کرکے مکان میں داخل ہوتے ہیں۔
جسقدر مال قیمتی ان کو ملکتا ہے سب کا سب لوٹ لیجاتے ہیں۔ ممالک محروسہ
سرکار عالی میں انہوں نے بہت سنگین نقب کی وارداتیں کی ہیں۔ اور ہر سال
کیا کرتے ہیں۔ یہہ جب اپنے وطن سے وارداتوں کی غرض سے نکلتے ہیں تو ہمیشہ
اپنے ہمراہ کبھی عورتوں اور بچوں کو نہیں رکھتے۔ ان میں دو فرقے ہوتے ہیں۔
ایک گروہ تو کسی بڑے شہر یا قصبہ میں اپنے ملاقاتی برہمن کے مکان میں ٹھیر کر
ارتکاب جرائم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ دوسرا گروہ کہیں ٹھیرتا نہیں۔ بلکہ
چاندنی راتوں تک مسلسل سفر کرتا ہوا اور دیولوں یا باغوں میں ٹھیرتا ہوا۔ جن
مقامات پر نقب کرنے کا منصوبہ ہو جاتا ہے وہاں اپنے علامتیں دیواروں پر
بناتے ہوئے اور بھیک مانگتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ جب اندھیری راتونکا
سلسلہ شروع ہوتا ہے تو واپس ہونا شروع کرتے۔ اور مسلسل نقب کی

واتیں کرتے ہیں اور اپنے وطن کی طرف چلدیتے ہیں۔ ان کا آلۂ نقب ایک بڑا کیلا ہوتا ہے۔
اکثر بنڈیاں شب باش ہونیکی غرض سے گاؤں کے کنارے کھولدی جاتی ہیں
بصورت ضرورت یہہ لوگ نہایت چالاکی سے وہ درمیانی کیلا جس سے بنڈی کا
ں اور اوپر کا حصہ جوڑا جاتا ہے نکال لیتے ہیں۔ اور اس سے نقب کیا جاتا ہے
ض وقت مثل گپتی کے ہاتھ کی لکڑی میں کیلا چھپایا جاتا ہے۔ دیوار میں
وراخ کرنیکے بعد اور داخل ہونے کے قبل ان کو اس کا زیادہ خیال رہتا ہے
یسی قسم سے آواز نہ ہونے پائے اور نہایت خاموشی کیساتھ کام انجام دیا جائے۔
ہاں تک احتیاط عمل میں لائی جاتی ہے کہ لٹھ کے سرے پر چادر لپیٹ دیجاتی ہے
اکہ ٹھیکنے میں یا اسباب کو ٹٹولنے میں مطلق آواز نہ آئے۔ ہر ایک چیز اسکے ذریعہ
سوس ہوتے جاے۔ سوراخ میں سے کمرہ میں داخل ہونیکے بعد اوسے کسی کپڑے
سے ڈھانک دیا جاتا ہے تاکہ کسی قسم کی روشنی اسکے آر پار نہو سکے۔ صنادیق
سے مال نکالتے وقت زمین پر موٹی چادر یا کمل بچھادی جاتی ہے۔ تاکہ زمین پر
سامان گرنے کی کوئی آواز نہ آئے۔ یہہ لوگ اپنے وطن سے دسہرہ یا دیوالی
کے بعد نکلتے ہیں۔ اور ہولی کے قبل واپس ہو جاتے ہیں۔ اور ہولی کے ایام
ختم کرکے پھر تین چار ماہ کے لئے وارداتوں کی غرض سے باہر جاتے ہیں۔ مال مسروقہ
کا فروخت کا عام طرح پر وہی طریقہ ہے کہ یا تو فوراً اپنے شناسا مارواڑیوں کے
ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ یا چند روز دفن رکھکر موقع سے فروخت کر لیا جاتا ہے۔
اکثر ایک ملک کا زیور مسروقہ دوسرے ملک میں فروخت ہوتا ہے

چھپر بند فقیر

اور کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ۔ | اور کسی دوسرے نام سے مشہور نہیں یہ لوگ اپنے کو فرقہ فقرا سے بیان کرتے ہیں جنکی گذر اوقات محض بھیک مانگنے پر بسر ہوتی ہے۔ مگر در حقیقت یہہ عادی سکہ بنانے والے چلانیوالے جرائم پیشہ ہیں۔ یہہ مذہباً مسلمان ہیں۔ ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت بادشاہ اورنگ زیب پنجاب سے ملک دکن کی طرف وارد ہوئے۔ اوسوقت یہہ لوگ اسکے ہمراہ آئے تھے۔ اور چھپر بناتے تھے۔ جسکی وجہ سے چھپر بند کا لقب ان کو دیا گیا۔ یہہ لوگ زیادہ تر ضلع بیجاپور احاطہ بمبئی پریزیڈنسی کے رہنے والے ہیں۔ اور عادی جرائم پیشہ اور سکہ ساز ہونیکی وجہ سے یہہ لوگ منتشر بعلاقہ انگریزی ہوئے۔ ان کا وجود تقریباً ہندوستان کے ہر ایک ملک میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ملک حیدر آباد میں بھی ان کا ایک عرصہ تک دہاوہ رہا۔ مگر چند سال سے ان کے انداو کی بہت ساری تدبیریں کیگئیں۔ اور خود ملک بمبئی کے حکام نے ان کو مواضعات بیجاپور میں سٹلمنٹ قائم کرکے انکی سکونت محدود کردی ان کی آمد ورفت موقوف ہوگئی ہے۔

لباس بات چیت وغیرہ۔ | اپنے گھروں میں جب یہ لوگ سکونت پذیر رہتے ہیں تو ان کا معمولی لباس کرناٹک کے معمولی ہندؤں کا لباس پہنکر گروہ گروہ میں روانہ ہوتے ہیں۔ گلے میں تسبیح کی طرح بڑے بڑے منکے ڈال لیتے ہیں۔ ہاتھ میں لانبا چمٹا اور ناریل کا کُنڈا اور گلے میں جھولی آویزان رہتی ہے۔ اردو اچھی طرح سے بولتے چالتے ہیں۔ مگر اوسی لہجہ میں جسطرح کہ کرناٹک کے

مسلمان اردو بولتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم وغیرہ۔ گھر سے نکلتے وقت اپنا معمولی لباس پہنے ہوئے ریل میں سفر کرتے ہیں۔ اور جس اسٹیشن سے اتر کر پیدل راستوں میں تقسیم ہوتے ہیں اوسوقت اپنا لباس بدلکر تین سے دس تک آدمیوں کے گروہ میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ سکہ سازی کا سامان ان کے ہمراہ مندرجہ ذیل رہتا ہے قینچی۔ چاقو۔ چمٹے۔ چمچہ۔ مٹی کے کٹورے۔ موہن۔ سوئیاں۔ السی کا تیل۔ گوند۔ سرمہ۔ سیس ایک ٹوپہ میں پیا سفوف۔ چھوٹا ہاون دستہ۔ پھونکنی۔ کسوٹی۔ پارہ۔ کانسہ۔ گندھک۔ کوئلہ کا سفوف نرم چمڑا۔ تھوڑی سی باریک مٹی یا نمک مقلہ کی غرض سے۔ تھوڑے سکہ حالی ایک قسم کی کالی مٹی۔ اسکا گنبد نما سانچہ بنا کر اپنے ساتھ رکھتے ہیں کانسہ اور سیس کو گلا کر روپیہ آٹھ آنی۔ چوآنی۔ اور دوآنی بناتے ہیں۔ اور فروخت کرتے ہیں۔ اور فروخت کرتے وقت دہوکہ دینے کا یہہ طریقہ ہے کہ مرادی بیچنے کی غرض سے مکانوں پر سوال کرتے ہیں کہ بھیک کے ذریعہ مرادی بہت جمع ہو گئے ہیں نرخ سے زائد یک گنڈہ فی روپیہ دیتے ہیں اسکے معاوضہ میں روپیہ دیا جائے۔ اکثر لوگ اس لالچ میں روپیہ توڑا لیتے ہیں۔ ان کا روپیہ لینے کے بعد ہاتھ کی صفائی سے اصل روپیہ جھولی میں ڈال لیتے ہیں اور مصنوعی روپیہ نکال کر واپس دیتے اور کہتے ہیں کہ یہہ روپیہ کھوٹا یا خراب معلوم ہوتا ہے دوسرا دیا جائے وہ انجان شخص اسکو صحیح تصور کرکے دوسرا روپیہ اسکے نظر کرتا ہے اور وہ اس طریقہ سے اپنے سکہ جات قلب بہتر بہتر کر کے چلا لیتے ہیں۔ سکہ جات قلب کو علاوہ اور مقامات میں چھپانے کے تجربہ سے یہہ ثابت ہوا ہے کہ مقام براز میں بھی رکھہ لیتے ہیں۔

ترملے

کن ناموں سے مشہور ہیں اور مذہب وغیرہ نندی بیل والے پھول مالی بھی کہلاتے ہیں۔ یہہ خانہ بدوش تلنگے ہیں۔ اور زیادہ تر ملک بمبئی سے اضلاع بیڑ۔ پربھنی۔ ناندیڑ۔ و اورنگ آباد میں پائے جاتے ہیں۔ بظاہر دہنگروں کی ذات سے معلوم ہوتے ہیں۔ بھیک مانگنا ان کا آبائی پیشہ ہے۔ یہہ لوگ اپنے ہمراہ ایک بیل رکھتے ہیں۔ جنکے گلہ میں پیتل کا زیور اور کوڑیونکا مالا پہناتے ہیں۔ اور اسکی پیٹھ پر مختلف رنگ کی گوڈڑی بطور جھول ڈال دیتے ہیں۔ بیل کو تعلیم دیجاتی ہے اور وہ مالک کے کہنے پر طرح طرح کے تماشہ اور کرتب دکھلاتا ہے۔ کبھی ایک پیر اوٹھا لیتا ہے کبھی دو پاؤں پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور گھٹنے ٹیک کر سجدہ کرتا ہے۔ تماشہ دیکھنے والے بیل کو حسب مقدور روٹی آٹا پیسے دیتے ہیں۔ یہہ لوگ پتھر کا سانپ جہاں بنا ہوا ہوتا ہے اوسکی پوجا کرتے ہیں۔

لباس بات چیت وضع قطع۔ ان کے کپڑے سفید ہوتے ہیں۔ دہوتی کرتے پہنتے اور پگڑی سر پر لپیٹتے ہیں۔ عورتیں چولی اور ساڑی مثل تلنگانہ کے دہنگر عورتوں کے پہنا کرتی ہیں مردوں کے کان میں بڑے بڑے پیتل کے بالیاں ہوا کرتی ہیں۔ اور سر میں بڑے بال ہوتے ہیں۔ شادی ہوئے تک حجامت کرنے کا ان میں رواج ہے۔ اس کے بعد آیندہ حجامت نہیں کیجاتی یہہ لوگ تلنگی اور مرہٹی زبان جانتے ہیں۔ شراب اور سیندھی کثرت سے پیتے ہیں۔ کتوں کے ذریعہ شکار بھی کھیلتے ہیں۔ ان کی آمدنی سے ان کا خرچ بڑا ہوا رہتا ہے۔

طریقہ ارتکاب جرائم وغیرہ۔ عہدہ داران پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ لوگ نقب زنی سرقہ اور رہزنی بھی کرتے ہیں گاؤں سے کسی قدر فاصلہ پر جھونپڑیاں ڈالکر رہتے ہیں

اولاً بیل کے ذریعہ بھیک مانگ لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے مقام گاہ پر واپس آنے کے بعد ایک یا دو آدمی گاؤں میں خفیہ اطراف مکانوں کے گشت لگایا کرتے ہیں۔ جس مکان کو قفل لگا دیکھتے ہیں یا آدمیوں سے خالی پاتے ہیں اس کا قفل توڑ کر مکان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس مکان میں جو سامان از قسم زیور یا پارچہ یا برتن ملے چرا لیتے ہیں۔ مال مسروقہ کو جو از قسم پارچہ ہوتا ہے وہ ہیڑ اور مانگوں کے ہاتھ کم قیمت میں فروخت کر دیتے ہیں زیور کو اناج کے تھیلے میں چھپا دیتے ہیں۔ جو بھیک کے ذریعہ ملتا ہے تاکہ کسی کو تلاشی میں شبہ نہ ہو۔ اسی طرح برتن کساروں کے ہاتھ نصف قیمت پر فروخت کر ڈالتے ہیں۔ چند سال قبل ان کے گروہ۔ بکثرت اضلاع صوبہ غربی میں وارد ہوا کرتے تھے مگر جب سے کہ طریقہ نگرانی گیانگ کا ایجاد ہوا ہے اور ان لوگوں کے حرکات و سکنات پر سختی کیساتھ نگرانی ہونے لگی ان کا آنا بہت کم ہو گیا ہے۔

عادی زھر کھلانے والے

حالات | یہہ خاص قسم کا جرم کل ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک حیدرآباد میں بھی کوئی سال ایسا نہیں گزرتا جو ان جرائم کے اطلاعات نہ وصول ہوتے ہوں۔ عادی زہر دینے والے اشخاص پیشہ ور ہو چلے ہیں یہہ کوئی خاص قوم نہیں بلکہ عام طور پر ہندو مسلمان اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک رپورٹیں دیکھی گئی ہیں۔ اس سے صرف یہہ پتہ چلتا ہے کہ اس جرم کا ارتکاب ہمیشہ تن تنہا آدمی کرتا ہے۔ کسی گروہ یا فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس جرم کے ارتکاب کی صورتیں اکثر دو قسم سے واقع ہوتی ہیں۔ بنڈی اور بیل سرقہ

کرنیکی غرض سے ہانکنے والے کو زہر دیا جاتا یا راستہ چلنے والے مسافروں کو زہر سے بیہوش یا ہلاک کر کے ان کا سامان سرقہ کیا جاتا ہے زہر عام طور پر دہتورہ یا سنکھیا ہوتا ہے
اول الذکر سرقہ کا طریقہ یہہ ہے کہ مرتکب جرم کسی قصبہ یا موضع میں بحیثیت مسافر یا سوداگر اوترتا ہے ۔ اور اپنے کو سوداگر مشہور کر کے کسی دور دراز مقام کو بغرض بیوپار جانا بیان کرتا ہے اور جو لوگ بنڈیاں کرایہ پر چلاتے ہیں ۔ وہ اپنے جانور لا کر اوسے دکھاتے ہیں ۔ اس امید پر کہ کرایہ معقول ملیگا وہ انمیں سے بہترین بنڈی اور بیلوں کی جوڑی منتخب کر کے اور کرایہ ٹھیرا کر کچھ رقم بطور پیشگی دیدیتا ہے اور علی الصباح بنڈی پر سوار ہو کر چلدیتا ہے ۔ راستہ میں کوئی موقع کا مقام تاک کر چند لحظے کیلیئے ٹھیر جاتا ہے ۔ اور بنڈی والے کے روبرو مٹھائی یا چبینہ نکال کر کھانا شروع کرتا ہے ۔ اور اسکی آنکھہ بچا کر زہر ایک حصہ میٹھائی یا چبینے میں مخلوط کر دیتا ہے اور پھر نہایت سہر روی سے بنڈی والے کی تواضع کر کے اسکو ناشتہ کرنے وہ زہر آلود میٹھائی دیدیتا ہے ۔ جب وہ غریب اس میٹھائی یا غذا کو کھا کر پانی پیتا ہے اور زہر کے اثر سے بیہوش ہو جاتا ہے تو یہہ شخص بنڈی بیل ہانک کر دور دراز مقام کو چلدیتا ہے اور وہاں پہونچکر بنڈی اور بیل معقول قیمت پر فروخت کر دیتا ہے چنانچہ حال ہی کے واقعات جو رپورٹ ہوئے ہیں ان کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک شخص مسلسل اٹھارہ یا بیس جوڑیاں بیل و بنڈی اس قسم سے سرقہ کرتا اور بیچتا ہوا آخر میں گرفتار اور سزایاب ہوا ۔

طریقہ دوم | مرتکب جرم شارع عام سے یا گاؤں کے درمیان جو راستے بنڈیوں کی آمد و رفت سے بنجاتے ہیں سفر کرتا ہوا چلا جاتا ہے جہاں اسکو موقع ملتا ہے

اور دیکھتا ہے کہ دو ایک مسافر کسی جھاڑ کے نیچے یا نالہ پر یا باولی کے پاس بیٹھے ہوئے استراحت کر رہے ہیں یا کچھ ناشتہ کر رہے ہیں تو یہ بھی ان میں جا کر بیٹھ جاتا ہے اور معمولی بات چیت کے بعد ان کے ہمراہ اپنی پوٹلی کھولکر مٹھائی یا چبینہ وغیرہ نکال کر کھانا شروع کرتا ہے۔ اور اسی طرح انکی آنکھ بچا کر تھوڑی سی مٹھائی میں زہر ملا دیتا ہے اور اس مٹھائی کی تواضع ان اشخاص سے کیجاتی ہے اسکے کھانے اور بیہوش ہو جانے کے بعد خود ان کے سامان کا سرقہ کر کے چلدیتا ہے۔ زہر کھانے والوں پر دو طرح کی علامتیں تاریک ہوتی ہیں۔ اولاً کھانیوالے کو چکر شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد قے اور دست بعض کم مقداریں دھتورہ ہونے سے بچ بھی جاتے ہیں۔ اور اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس اسکی بہت ضرورت ہے کہ بیٹ اور پیٹرول کا شعبل یا عہدہ دار ان کو توالی اپنے دورہ کے زمانہ میں اگر کہیں اس قسم کے مسافر نظر آئیں یا بنڈی ہانکتا ہوا تن تنہا کوئی مشتبہ شخص ہے تو وہ اچھی طرح اسکی حالات پر نظر رکھیں اور عام طور پر مسافروں کو راستہ میں اس بلائے ناگہانی سے بچنے ہوشیار اور متنبہ کرتے رہیں۔

منڈلواڑ

اور کن ناموں سے مشہور ہیں اور مذہب وغیرہ۔	وائی منڈلوالے یا کچی گندی کے نام سے بھی کہلائے جاتے ہیں یہ حیدر آباد کے اضلاع تلنگانہ میں

زیادہ تر پائے جاتے ہیں اور پیشہ ان کا دوا فروشی محض جڑی اور بوٹی کے ادویہ ہوا کرتا ہے جسکو فروخت کرتے ہوئے گروہوں میں منقسم اور مواضعات کا دورہ کیا کرتے ہیں قوم کے ہندو ہوتے ہیں۔

لباس بات چیت وضع قطع وغیرہ۔ یہہ لوگ عموماً گیروے رنگ کے لانبے کرتے پہنتے ہیں۔ اور سر پر گیروے رنگ کی پگڑی باندھتے ہیں ان کے پاس ایک کیلا شکل آلہ نقب رہتا ہے جسکے نسبت وہ بیان کرتے ہیں کہ یہہ آلہ جڑی بوٹی کھودنے کا ہے۔ اردو اور تلنگی اچھی طرح بولتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم۔ پولیس کی رپورٹوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر جہاں کہیں یہہ قیام پذیر ہوتے ہیں اطراف اکناف مواضعات میں نقب کی وارداتیں سرزد ہوا کرتی ہیں۔ گو پولیس نے انکی جھڑتی وغیرہ اچھی طرح سے لی مگر کوئی مال مسروقہ ان کے پاس سے برآمد نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مال مسروقہ کبھی اپنے پاس نہیں رکھتے بلکہ زیادہ تر شبہ کیا جاتا ہے کہ یہ مال کہیں ایسے مقام پر پوشیدہ کردیتے ہیں کہ جسکا پتہ نہ لگ سکے۔ اسوجہ سے اہلیان پولیس ان کے گروہوں کی آمدرفت وغیرہ پر کوئی توجہ نہیں کرتے اور صرف جامہ تلاشی لیکر خیال کرلیتے ہیں کہ یہہ لوگ مرتکب جرم نہ ہوئے ہوں گے اسوجہ سے یہہ چوطرف بلا کھٹکے آوارہ پھرتے رہتے ہیں۔ ان کے حالات پر نظر رکھنا لازمی ہے۔

بچہ کنٹل واڑ

اور کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ۔ اس قوم کا صحیح نام بچہ کنٹوار ہے جسکے تلنگی میں معنی لنگڑا بھکاری کے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق واقعہ یہہ کہا جاتا ہو کہ ان کا جداعلیٰ قوم جنگم تھا اور فطرتی طور پر لنگڑا پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام بچہ کنٹوار تھا۔ یہہ لوگ اسکی اولاد میں بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر ان لوگوں نے

اب وہ طریقہ چھوڑ دیا۔ اور اپنی طرز و معاشرت بالکل بدلدی ہے ابتدا یہ لوگ سنک اور جھولی اور گھنٹہ لیکر بھیک مانگتے پھرتے تھے۔ مگر اب ان لوگوں نے اپنی وضع بالکل کیکاڑیوں کی سی بنالی ہے۔ چنانچہ کیکاڑیونکی سی کنگیاں اور ٹوکریاں بناتے ہیں۔ و نیز بوریا بافی اور چقماق کی روئی تیار کرکے فروخت کرتے ہیں۔ یہہ مذہباً ہندو ہیں اور جنگموں کا بڑا گروجو شمس آباد میں ہے اس کے بڑے معتقد ہیں وہ جب دورہ کنان نکلتا ہے تو ہر پنچہ کنٹور شخص انکو ایک نذر دیتا ہے۔ یہہ لوگ ملک سرکار عالی کے اضلاع تلنگانہ میں زیادہ آباد ہیں۔

ضلع بیدر کے تعلقہ جنواڑہ اور ضلع گلبرگہ شریف کے تعلقہ سیڈم اور علاقہ پائیگاہ کے تعلقہ چنگوپہ کے اکثر مواضعات میں بسے ہوئے ہیں سداسیو پیٹھ ضلع میدک کے علاقہ میں موضع ملواڑی کے قریب ایک تالاب ہے اس تالاب میں چقماق کی روئی بکثرت ہوتی ہے اس روئی کے لینے کے لئے پچیس پچیس بیس اور تیس کوس کے فاصلہ سے یہہ لوگ آیا جایا کرتے ہیں۔

لباس بات چیت وغیرہ وضع قطع وغیرہ۔ یہہ مثل کیکاڑیوں کے لباس پہنتے ہیں تلنگی اور ٹوٹی مرہٹی زبان کرتے ہیں ان کے گھڑیاں مثل وڈر اور یرکلوں کی سی ہوتی ہیں۔ گاؤں کے آبادی کے کچھ فاصلہ پر لگاتے ہیں ان کے عورتوں کا لباس تلنگے کنبی عورتوں کا سا ہوتا ہے شراب سیندھی مرد عورت پینے کے عادی ہوتے ہیں۔ صرف جنگم اور کنبی کے ہاتھ کا دیا ہوا کھاتے ہیں۔ چنانچہ چقماق کی روئی اور بوریہ بھی کنبیوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم۔ پولیس کی رپورٹوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ لوگ سنگین جرائم

ڈاکہ نقب سرقہ بالجبر سرقہ میں گرفتار اور سزایاب ہوئے ہیں ۔ ڈاکہ کا ارتکاب کرتے وقت بارہ یا اوس سے زائد آدمی مشورہ کرکے واردات کے قبل سیندھی اور شراب خوب پیتے ہیں منہ کو ڈھاٹے باندھکر چھپا لیتے ہیں ۔ دوشانوں پر سے مکمل کمر تک باندھ لیتے ہیں ۔ دھوتی کا لنگوٹ لگاتے ہیں بعض کے ہاتھ میں لٹھ اور بعض کے ہاتھ میں تلوار بھی ہوتی ہے جو پہرہ پر باہر مکان کے کھڑے رہتے ہیں ۔ اولاً ایک یا دو شخص مکان کی دیوار پر چڑھکر اندر داخل ہوجاتے ہیں اور آہستہ آہستہ دروازہ کھولکر بقیہ اشخاص کو بلا لیتا ہے مالک مکان اور اوسکی عورتوں کو پکڑ لیتے ہیں اور انکے ساتھ جبر و سختی عمل میں لاتے ہیں ۔ زیادہ تر نقد روپیہ تلاش کیا جاتا ہے ۔ اور اسکے بعد زیورات اور پارچہ کی طرف توجہ کرتے ہیں اسیطرح رہزنی میں بھی مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں سیندبند میں جاکر سیندھی چوراتے ہیں ۔ ان کی عورتیں بڑے تیز رفتار ہوتی ہیں ۔ اور ہمیشہ ان کو مخبری کا کام دیتی ہیں مال مسروقہ از قسم زیور و پارچہ فوراً فروخت کردیا جاتا ہے ۔

گوپال

کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ ۔ بوریہ کار ۔ کلہاٹی ۔ پہلوان ۔ گجراتی ۔ یہ لوگ مذہباً ہندو معلوم ہوتے ہیں ۔ ان کے نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ درحقیقت رہنے والے گجرات اور سنٹرل انڈیا کے ہیں ۔ اور ملک براڑ کی طرف سے داخل ملک سرکار عالی ہوئے ۔ زیادہ تر اضلاع مرہٹواڑی میں بعض اشخاص مستقل سکونت اختیار کرکے ٹھیر گئے ہیں ۔ اور بعض آوارہ پڑے پھرتے ہیں ۔ جن ناموں سے

یہہ مشہور ہیں اور جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے انکی شناخت مختلف لباسوں اور
ظاہرہ طرز معاشرت سے ہوسکتی ہے ۔

باس بات چیت وضع قطع وغیرہ | بوریہ کار گوپال بوریہ بافی کا کام کرتے ہیں اور ان کا
باس وغیرہ تلنگوں کا سا ہوتا ہے ان کے علاوہ مسلمانوں میں بھی ایک فرقہ بوریہ والے
بوریہ باف کے ناموں سے مشہور ہیں ۔ یہہ لوگ بھی مشہور ڈاکہ زن اور رہزن ہیں ۔
سنہ ۱۸۶۰ء میں اس فرقہ کے تقریباً چارسو آدمی ٹھگی ڈکیتی کی مدد سے گرفتار ہوئے
اور کثیر التعداد میں مال مسروقہ برآمد ہوا ۔ یہہ لوگ خانہ بدوش ہیں ۔ اور صرف
جاڑوں میں دورہ کے لئے نکلتے ہیں ۔ یہہ لوگ اکثر اطلاع حاصل کرنے کی غرض سے
فقیروں کے بھیس میں نکلتے ہیں ۔ یہہ فرقہ نہایت خوفناک ہے ۔ ہر شخص ان
میں کا بدچلن اور بدمعاش ہے ۔

بھاٹ گوپال ۔ | انکی مادری زبان گجراتی ہے ۔ یہہ لوگ کھیل تماشہ کرتے ہیں
انکی اخلاقی حالت بہت خراب ہے یہانتک کہ خود شوہر زوجہ سے کسب کراتا ہے

پہلوان گوپال ۔ | اس فرقہ کے مرد تنگ جھانگیہ پہنتے اور پگڑی باندھتے ہیں ۔
کندھے پر ایک چادر پڑی رہتی ہے ۔ یہہ لوگ اردو گجراتی زبان کرسکتے ہیں ۔
اور مثل نٹوں کے رسی پر چلنا اور لڑکے کشتی وغیرہ کرکے اپنا کمال دکھاتے ہیں

گجراتی ۔ | اس فرقہ کے مرد سفید یا گیروے رنگی جانگیا اور بڑی پگڑی سرخ
رنگ کی باندھتے ہیں ۔ پوت کے لچھے اور پیتل کے بالے پہنتے ہیں ۔ ان کی
عورتیں کبھی لہنگہ اور کبھی ساڑی باندھتے ہیں ۔ انکی عام زبان گجراتی مرہٹی
اور ہندوستانی ہے مگر اصطلاحی زبان بدک پورے اور ٹاکن کاروں کی زبان

سے بہت ملتی جلتی ہے ۔

طریقہ ارتکاب جرائم ۔ یہہ لوگ سرقہ سرقہ مویشی اور نقب زنی کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ زیادہ تر چوری بھینسوں بھیڑوں اور بکریوں کی کرتے ہیں ۔ خاص موقع پر کبھی ڈاکہ کا ارتکاب بھی کر لیا کرتے ہیں مال مسروقہ بہت دور دفن کیا جاتا ہے اور عام طور سے اِن لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں جنکے پاس انکی عورتیں بطور داشتہ کے رہتے ہیں ۔ انکی عورتیں کسب کر کے ہر قسم کی اطلاعیں پہونچاتی ہیں ۔ جب کوئی ڈاکہ یا رہزنی کرنا مقصود ہوتا ہے تو تمام گروہ کے لوگ ایک مقام پر جمع ہو جاتے ہیں اور خوب شراب پیتے ہیں اور اس کے بعد اپنے کتے لیکر بغرض شکار کیطرف چلے جاتے ہیں ۔ تاکہ لوگوں کو یقین ہو کہ وہ اسی غرض سے گئے ہیں واردات کر کے اور مال مسروقہ دفن کر کے ایک جنگلی سُور یا خرگوش مار لیتے ہیں ۔ اور اوسکو اپنے ہمراہ لاتے ہیں انکی نقل و حرکت پر پولیس کو زیادہ نگرانی رکھنا چاہئے ۔ خصوصاً جبکہ یہہ اپنے گاؤں سے غیر حاضر ہو جاتے ہیں ۔

ایرانی بلوچی

کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ سندی ۔ بلوچی ۔ ہراتی بلوچی کے ناموں سے بھی پکارے جاتے ہیں ۔ مگر درحقیقت یہہ نہ افغانستان کے رہنے والے ہیں نہ بلوچستان کے ۔ بلکہ یہ خانہ بدوش دیہاتی قوم ہے جو اضلاع شمالی ملک ایران سے ایک یا دو صدیوں کے قبل وہاں سخت قحط ہونیکی وجہ سے

آوارہ پھرتے ہوئے ہندوستان کے سرحدی ممالک سے داخل ہوئے۔ اور یہاں بھی کسی جگہ ان کا قیام نہیں۔ بلکہ ہر حصہ ملک میں یہہ لوگ آوارہ گرد پائے جاتے ہیں۔ یہہ لوگ مخصوص ڈاکہ زن یا نقب زن نہیں مگر انتہا درجہ کے بیرحم ظالم اور دن دہاڑے چوری کرنے والے ہوتے ہیں۔ برٹش انڈیا میں یہہ مشتبہ نہیں اور نہ ملک حیدرآباد میں لیکن ہندوستان میں ان کی نقل و حرکت پر سخت نگرانی رکھی جاتی ہے اور ملک حیدرآباد میں بھی بحکم سرکار یہہ خارج البلد کر دئے گئے۔ اور ان کے آئندہ عبور و مرور کی سخت ممانعت ہے۔ یہہ مذہبًا مسلمان اور شیعہ ہوتے ہیں۔

لباس بات چیت وضع قطع وغیرہ۔ یہہ فارسی زبان سے خوب واقف ہیں اور ٹوٹی پھوٹی اردو بھی کر لیتے ہیں۔ ان کے مرد صاف ستھرہ لباس پہنتے ہیں۔ ان کے گروہوں میں جمعدار ہوا کرتا ہے جسکو وہ بغلبۂ ارا منتخب کرتے ہیں یہہ جمعدار گلے میں ہار مختلف رنگ کے قدیم اشرفیوں کے پہنا کرتا ہے۔ اور اسی وضع کے اشرفیاں اور سکہ جات یہہ فروخت بھی کرتے ہیں۔ دوسرے اشخاص ہاتھوں میں چاندی کے کڑے اور عورتوں کے گلے میں چاندی کے سکہ کا مالا پہنتی ہیں۔ عورتیں اکثر خوش رنگ اور ملیح ہوا کرتی ہیں۔ مگر بہت میلی کچیلی ہوتی ہیں اور ہفتہ میں یکمرتبہ بھی حمام نہیں کرتیں۔

حالات جرائم وغیرہ۔ عمومًا یہہ لوگ سوداگری کرتے ہیں گھوڑے چاقو۔ قینچیاں۔ قفل۔ چھوٹے نگ۔ چھوٹے موتی۔ تسبیح کے دانے مصنوعی قدیم وضع کے سکے۔ ان کے ساتھ رہتے ہیں جنکو وہ فروخت کرتے ہیں۔ چند عورتیں ان میں کی اپنے

ساتھ دو چار بچوں کو لیکر کسی ایک مکان پر جاتی ہیں اور پانی مانگنے کے بہانہ سے گھر میں داخل ہوجاتی ہیں اور مکان والوں سے بات چیت شروع کرکے یہہ مصنوعی نگینہ جات وغیرہ ان کے ہاتھ فروخت کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ گھر والے عموماً ان کو اجنبی سمجھکر ان سے بات چیت میں محو ہوجاتے ہیں دوسرے ہمراہی عورتیں موقع پاکر ادھر اُدھر چھوٹے چھوٹے اشیاء کی تلاش کرتی ہیں۔ اور جو کچھ مل جائے اپنے لہنگہ کے اندر جسمیں جیب ہوا کرتے ہیں چھپا لیتی ہیں۔ ایک مقدمہ شہر بہرام پور میں اسی قبیل سے ہوا تھا۔ جسمیں تقریباً ایک ہزار روپیہ چوری گئے ان کا قافلہ جس موضع میں مقیم ہوتا ہے وہاں کے لوگ ان کے مظالم سے سخت مخوف ہوجاتے ہیں۔ اور ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ ان کے گاؤں سے چلے جائیں۔ یہاں تک اپنے بیل اور ہنڈی بغیر کسی اجرت کے دوسرے مقام تک جانیسے حوالہ کردیتے ہیں۔ جب یہہ لوگ بذریعہ ریل سفر کرتے ہیں تو وقت سے بہت پہلے اسٹیشن پہ پہونچ جاتے ہیں۔ اور بوض پوری ٹکٹ خریدنے کے چند ٹکٹ خرید لےتے ہیں۔ اور نہایت شور و غل کرکے کسی ایک ڈبہ میں گھس جاتے ہیں اور اسمیں تمام اپنا سامان رکھ لیتے ہیں۔ دوسرے غریب مسافران کے خوف کے مارے اس ڈبہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور کوئی شخص ان کے پاس بیٹھنا قبول نہیں کرتا۔ جس گاؤں میں ان کا گزر ہوتا ہے اور مقام کرتے ہیں اس موضع یا قصبہ میں جسقدر ترکاری اور میوہ باغات ہوتا ہے سب توڑ لیتے ہیں۔ اگر جواری مکائی یا باجرا

تیار ملے تو ان کے ٹڈے کے مثل ٹڈیوں کے گر کر کھیت کے کھیت کھا جاتے ہیں۔
ان کی آمدنی سے ان کا خرچ ہمیشہ بڑا ہوا رہتا ہے۔ غرض جس طرح سے ان سے
ممکن ہوتا ہے ڈرا دھمکا کر اپنی سربراہی اچھی طرح رعایا سے کرا لیتے ہیں
اور موقع پا کر چوریاں بھی کرتے ہیں۔ فقط



تعداد اقوام جرائم پیشہ مشتہر و غیر مشتہر در ملک سرکار عالی

نمبر شمار	ضلع	کیکاڑی		بورے یا بوریہ پاکھیہ		وڈر		چینچلواڑ		تلہ پالواڑ		بانا دیواڑ		پاتھرڈ		پرکہ پرکلواڑ		کوروے		ڈومر		انگلیری کماکاپور یا کھیپ اری		مانگ گاروڑی		چھپربند		دونگاواری		گھنٹی چور		بھامٹہ		ملتانی	
		مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت
۱	ورنگل					۳۴۷۷	۳۴۸۱					۱۱۶	۱۰۹			۱۳۹۵	۱۴۶۸			۴۴	۵۸														
۲	نلگنڈہ	۵۳۳	۵۳۲			۳۶۸۳	۳۶۶۴	۱۰	۱۰			۲۳	۲۶			۷۴۸	۷۹۵			۸۸	۱۱۱	۵۲	۱۹												
۳	کریم نگر	۱۴۶۱				۱۲۱۶										۱۷۶				۱۵۳															
۴	اورنگ آباد	۲۱۸	۲۶۰			۲۷۹	۲۹۶																	۳۰	۱۹							۳۸	۴۵		
۵	بیڑ	۳۳۵	۳۰۳			۱۹۵	۱۹۲							۳۲	۳۱					۴	۱۰					۲۵	۲۴					۱۷	۳۱	۳۲	۳۲
۶	پربھنی	۱۳۰	۱۳۵			۳۲۹	۳۹۲							۴۹	۴۷									۶	۸										
۷	نانڈیڑ	۲۰۳	۲۳۴			۵۴۱	۵۷۱							۵۹	۶۰					۳۶	۵۵			۱۱	۱۵										
۸	بیدر	۳۱۹	۲۸۳			۲۲۵	۲۵۶							۳۶	۴۰			۱۱	۱۳																
۹	عثمان آباد	۱۸۹				۹۹۱								۶۷						۳															
۱۰	گلبرگہ	۳۰	۳۸	۳۵	۳۶	۳۹۴۳	۳۴۵۰	۱۲	۱۵					۲۵	۳۶	۹۰	۸۸	۵۰۵	۵۵۵	۱۷	۱۳									۳۰	۳۴			۳۱	۱۸
۱۱	رائچور	۱۳	۱۱			۲۰۹۴	۲۱۵۲									۲۲۳	۲۲۹	۳۳۱	۳۴۳	۲۲	۴۱									۹	۲				
۱۲	نظام آباد	۸۸	۱۰۷			۹۱۹				۳	۵			۲	۱	۱۳۴	۱۹۷			۳۳۰	۳۹		۷	۶۲											
۱۳	محبوب نگر					۱۸۹۴		۱۰۵	۸۸							۵۸۹				۲۴															
۱۴	میدک	۴۹۰				۷۳۶										۴۸۰				۳۵															
۱۵	عادل آباد	۹	۸			۲۸۵	۳۰۴			۳	۴					۲۷	۳۲			۱۹	۲۳													۱۶۰	۱۵۹
۱۶	اطراف بلدہ	۲۸۶	۳۳۲			۷۲۲	۹۲۲			۳	۴					۷۳	۸۸							۲۲۳	۲۱۹			۲	۲						
۱۷	سیکل			۱۴	۱۳													۱۰۰	۹۲	۱۳	۱۶									۱۳	۱۰				

اعلان

بلا دستخط مولف کتاب مسروقہ سمجھی جائیگی

اور

اس کتاب کی حسب ضابطہ رجسٹری

کرائی گئی ہے فقط

مولف